سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

بدھ،24۔جون2020

(یوم الاربعاء2۔ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 10

709

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24۔جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال21-2020

مطالبات زر برائے سال21-2020پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو94لاکھ76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد اول کے صفحات 1 تا 9ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4۔ارب46کروڑ 21 لاکھ44 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد اول کے صفحات11 تا 53ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21003	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو53 کروڑ81لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" صوبائی آبکاری "برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد اول کے صفحات55 تا 73ملاحظہ فرمایئے۔

710

مطالبہ نمبر
PC21004

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو64 کروڑ 56لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال2020-21 جلد اول کے صفحات75 تا 85 ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر
PC21005

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو4۔ارب 6 کروڑ 68 لاکھ52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال2020-21 جلد اول کے صفحات87 تا 112 ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر
PC21006

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9 کروڑ81لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال2020-21 جلد اول کے صفحات113 تا 128 ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر
PC21007

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو55 کروڑ68 لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال2020-21 جلد اول کے صفحات129 تا 150 ملاحظہ فرمائیے۔

711

مطالبہ نمبر PC21008	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 85 کروڑ 95 لاکھ 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 151 تا 175 ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21009	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 19۔ارب 58 کروڑ 72 لاکھ 22 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 177 تا 350 ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21010	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 35۔ارب 76 کروڑ 6 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 367 تا 1061 ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21011	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 21۔ارب 71 کروڑ 8 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 1063 تا 1135 ملاحظہ فرمایئے۔

712

مطالبہ نمبر PC21012

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9- ارب 61 کروڑ 77 لاکھ 48ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات وسزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 1137 تا 1180 ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر PC21013

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 19-ارب 17 کروڑ 70 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 1181 تا 1287 ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر PC21014

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 19 کروڑ 67 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 1289 تا 1307 ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر PC21015

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 66-ارب 60 کروڑ 49 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعلیم "برداشت" کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 1309 تا 1604 ملاحظہ فرمائیے۔

713

مطالبہ نمبر PC21016	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب 54۔ارب36کروڑ23لاکھ8ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 ۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طورپر بسلسلہ مد "خدمات صحت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1 تا 561ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو6۔ارب53کروڑ 53لاکھ20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" صحت عامہ "برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات563 تا 641ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو17۔ ارب92 کروڑ 30لاکھ26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طورپر بسلسلہ مد"زراعت"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات643 تا 786ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21019	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو88 کروڑ12لاکھ 15ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طورپر بسلسلہ مد"ماہی پروری"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات787 تا 805ملاحظہ فرمایئے۔

714

مطالبہ نمبر PC-21020	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو11۔ ارب 47 کروڑ77لاکھ78ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل اداخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" امور حیوانات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات807 تا 959ملاحظہ فرمائیے۔
مطالبہ نمبر PC21021	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک ارب40کروڑ 12لاکھ 6ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"امداد باہمی"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات961 تا 992ملاحظہ فرمائیے۔
مطالبہ نمبر PC21022	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو9۔ارب89 کروڑ 44لاکھ63ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صنعتیں"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات993 تا 1049ملاحظہ فرمائیے۔
مطالبہ نمبر PC21023	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10۔ارب10 کروڑ 23لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات 1051 تا 1176ملاحظہ فرمائیے۔

715

مطالبہ نمبر PC21024	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو8۔ارب80کروڑ 7 لاکھ 75ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال 2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس "برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال2020-21جلد دوم کے صفحات1177 تا1230ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21025	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو12۔ارب82 کروڑ 5 لاکھ 49ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال2020-21جلد دوم کے صفحات1231 تا 1292ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21026	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو53کروڑ43لاکھ 47ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021کو ختم ہونے والے مالی سال2020-21 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد محکمہ "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال2020-21جلد دوم کے صفحات1293 تا 1310ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC21027	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب48کروڑ 10لاکھ19ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال2020-21کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال2020-21جلد دوم کے صفحات1311 تا 1326ملاحظہ فرمایئے۔

716

مطالبہ نمبر
PC21028

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2- کھرب 50- ارب 71 کروڑ 35 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد دوم کے صفحات 1333 تا 1338 ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر
PC21029

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 26 کروڑ 13 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 - جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد دوم کے صفحات 1339 تا 1366 ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر
PC21030

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 20- ارب 71 کروڑ 8 لاکھ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد دوم کے صفحات 1367 تا 1380 ملاحظہ فرمائیے۔

مطالبہ نمبر
PC21031

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4- کھرب 76- ارب 12 کروڑ 24 لاکھ 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 - جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" متفرقات "برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد دوم کے صفحات 1381 تا 1581 ملاحظہ فرمائیے۔

717

مطالبہ نمبر PC21032

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو70 کروڑ96 لاکھ 27ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1583 تا 1607 ملاحظہ فرمایئے۔

مطالبہ نمبر PC13033

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک کھرب 70-ارب 15 کروڑ62لاکھ90ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو30-جون 2021 کوختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1609 تا 1629 ملاحظہ فرمایئے۔

مطالبہ نمبر PC13034

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو12 کروڑ65 لاکھ 22ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1631 تا 1644 ملاحظہ فرمایئے۔

مطالبہ نمبر PC13035

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطاکی جائے جو30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلات مطالبات زر(جاری اخراجات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات1645 تا1649 ملاحظہ فرمائے۔

718

مطالبہ نمبر PC13050	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 43-ارب 80 کروڑ 4 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 -جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (جاری اخراجات) برائے سال 21-2020 جلد دوم کے صفحات 1675 تا 1679 ملاحظہ فرمائے۔
مطالبہ نمبر PC22036	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کھرب 56-ارب 80 کروڑ 16 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 21-2020 جلد اول کے صفحات 1 تا 968 ملاحظہ فرمائے۔
مطالبہ نمبر PC12037	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 18-ارب 6 کروڑ 76 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 21-2020 جلد دوم کے صفحات 1 تا 49 ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC12041	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 29-ارب 82 کروڑ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 21-2020 جلد دوم کے صفحات 51 تا 294 ملاحظہ فرمایئے۔

719

مطالبہ نمبر PC12042	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو32۔ارب31 کروڑ 7 لاکھ 10ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات295 تا 513ملاحظہ فرمایئے۔
مطالبہ نمبر PC12043	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو29۔ارب41 کروڑ 7لاکھ 59ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلات مطالبات زر(ترقیات) برائے سال21-2020جلد دوم کے صفحات515 تا 529ملاحظہ فرمایئے۔

721

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

بدھ،24۔جون2020

(یوم الاربعاء،2۔ذیقعد1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور(جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا)میں سہ پہر3بج کر36منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویزالٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ
اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا (31) يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ
لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (32)

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (33)
وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا (34)

سورۃ الاحزاب آیات 31تا34

اور جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور عمل نیک کرے گی۔اس کو ہم دونا ثواب دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے(31)اے پیغمبر کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو کسی اجنبی شخص سے نرم لہجے میں بات نہ کرو تا کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا روگ ہے کوئی امید نہ پیدا کرلے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو(32)اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے جاہلیت کے دنوں میں زیب وزینت کی نمائش کی جاتی تھی اس طرح اظہار زینت نہ کرو اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔اے پیغمبر کی گھر والیو اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر طرح کی ناپاکی دُور کر دے اور تمھیں بالکل پاک صاف کر دے(33)اور تمھارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت کی باتیں سُنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو بیشک اللہ باریک بین ہے باخبر ہے(34)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

چلے نہ ایمان اِک قدم بھی، اگر ترا ہمسفر نہ ٹھہرے
ترا حوالہ دیا نہ جائے تو زندگی معتبر نہ ٹھہرے
لبوں پہ ایاک نستعین ہے اور اس حقیقت پر بھی یقین ہے
اگر ترے واسطے سے مانگوں کوئی دُعا بے اثر نہ ٹھہرے
حقیقت بندگی کی راہیں، مدینہ طیبہ سے گزریں
ملے نہ اس شخص کو خدا بھی، جو تیری دہلیز پر نہ ٹھہرے
تجھے میں چاہوں اور اتنا چاہوں کہ سب کہیں تیرا نقشِ پا ہوں
تیرے نشانِ قدم کے آگے کوئی حسیں رہگزر نہ ٹھہرے
دکھا دو جلوہ بغور اُس کو، بُلا لو اِک بار اور اُس کو
کہیں مظفر بھی شاخ پر سُوکھ جانے والا ثمر نہ ٹھہرے

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی جناب نشاط احمد خان کے بھائی، بھتیجے اور معزز ممبر اسمبلی جناب محمد طاہر پرویز کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: معزز ممبر اسمبلی جناب نشاط احمد خان کے بھائی اور بھتیجا فوت ہو گئے ہیں اور معزز ممبر اسمبلی جناب محمد طاہر پرویز کے بھائی کی بھی وفات ہو گئی ہے لہذا اُن کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: وزیر قانون! پہلے ہم آرڈیننس کی توسیع کر لیتے ہیں۔

Minister for Law may move the motion for suspension of the Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 28, Rule 127, Rule 138 and all other relevant rules of the Rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for taking up resolution under Article 128 (2)(a) of the Constitution."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 28, Rule 127, Rule 138 and all other relevant rules of the Rules

of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for taking up resolution under Article 128 (2)(a) of the Constitution."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 28, Rule 127, Rule 138 and all other relevant rules of the Rules of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for taking up resolution under Article 128 (2)(a) of the Constitution."

(The motion was carried unanimously.)

قرارداد

آرڈیننس

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب وزیر قانون آرڈیننس کی میعاد میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

آرڈیننس وبائی امراض (بچاؤ و تحفظ) پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move the Resolution is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020 (II of 2020), promulgated on 27th March 2020, for a

further period of ninety days with effect from 25th June 2020."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020 (II of 2020), promulgated on 27th March 2020, for a further period of ninety days with effect from 25th June 2020."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020 (II of 2020), promulgated on 27th March 2020, for a further period of ninety days with effect from 25th June 2020."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed unanimously.)

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ہم سالانہ بجٹ 21-2020 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ سالانہ بجٹ میں مطالبات زر کی تعداد 41 ہے۔ حزب اختلاف نے ان میں سے چھ مطالبات زر پر cut motions پیش کی ہیں۔ پہلے cut motion والے مطالبہ زر پر کارروائی ہوگی۔ یہ کارروائی کل مورخہ 25۔جون 2020 شام بجے تک جاری رہے گی۔

باقی مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ 144(4) کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔

اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ ہم پہلےTrading in Food Grain and Sugar کے مطالبہ زر کو لے رہے ہیں۔اس میں چونکہ حزب اختلاف کی طرف سے تجویز آئی تھی کہ اس کے ساتھ ایگریکلچر کو بھی لے لیں اور ان دونوں کو ہم اکٹھا دیکھ لیں گے لیکن پہلے ہم اس کو move کرتے ہیں اور بحث بھی اسی پر ہو گی تو پھر ایگریکلچر کو بعد میں کر لیں گے۔وزیر خزانہ مطالبہ نمبرPC-13033 پیش کریں۔جی،وزیر خزانہ!

مطالبہ نمبرPC-13033

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب70۔ارب 15 کروڑ62لاکھ90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب70۔ارب 15 کروڑ62لاکھ90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2021کو ختم ہونے والے مالی سال21-2020کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، جناب منان خان، جناب بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم،

چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد کاشف، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالروف، میاں جلیل احمد، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، ملک سیف الملوک کھوکھر، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب عطاء الرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، جناب شاہ محمد، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالروف، جناب محمد جمیل، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طٰحیٰا نون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزا، محترمہ منیرہ یامین ستی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور،

محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، سیدہ عظمیٰ قادری، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، جناب رمیش سنگھ اروڑا، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، جناب رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے cut motion موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی cut motion پیش کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "ایک کھرب 70۔ ارب 15 کروڑ 62 لاکھ 90 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبر PC13033 "**غلہ اور چینی کی سرکاری تجارت**" کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "ایک کھرب 70۔ ارب 15 کروڑ 62 لاکھ 90 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبر PC13033 "**غلہ اور چینی کی سرکاری تجارت**" کو کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں اس cut motion کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس cut motion پر بحث شروع کرتے ہیں لیکن ایگریکلچر والی cut motion بھی ساتھ ہی لے لیتے ہیں۔ وزیر قانون! آپ مطالبہ زر نمبر PC21018 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC21018

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو17۔ارب92 کروڑ30لاکھ26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو17۔ارب92 کروڑ30لاکھ26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر پر جناب جہانگیر خانزادہ، جناب افتخار احمد خان، جناب تنویر اسلم ملک، جناب عارف اقبال، خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ، چودھری خوش اختر سبحانی، رانا محمد افضل، جناب ذیشان رفیق، چودھری ارشد جاوید وڑائچ، جناب منان خان، جناب بلال اکبر خان، خواجہ محمد وسیم، چودھری عادل بخش چٹھہ، جناب بلال فاروق تارڑ، جناب عمران خالد بٹ، جناب محمد توفیق بٹ، چودھری اشرف علی، جناب عبدالرؤف مغل، چودھری وقار احمد چیمہ، جناب قیصر اقبال، جناب اختر علی خان، جناب امان اللہ وڑائچ، چودھری محمد اقبال، جناب عرفان بشیر، محترمہ حمیدہ میاں، جناب صہیب احمد ملک، جناب مناظر حسین رانجھا، جناب لیاقت علی خان، رانا منور حسین، جناب محمد وارث شاد، جناب محمد شعیب ادریس، رائے حیدر علی خان، جناب جعفر علی، جناب محمد صفدر شاکر، جناب ظفر اقبال، جناب محمد طاہر پرویز، جناب علی عباس خان، جناب فقیر حسین، جناب حامد راشد، جناب عبدالقدیر علوی، جناب محمد ایوب خان، میاں اعجاز حسین بھٹی، جناب محمد

کاشف، جناب محمد اشرف رسول، میاں عبدالرؤف، میاں جلیل احمد، جناب سجاد حیدر ندیم، جناب سمیع اللہ خان، جناب غزالی سلیم بٹ، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، جناب بلال یٰسین، رانا مشہود احمد خان، خواجہ عمران نذیر، چودھری اختر علی، ملک محمد وحید، خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد یاسین عامر، جناب نصیر احمد، ملک سیف الملوک کھوکھر، جناب رمضان صدیق، جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نورالامین وٹو، جناب علی عباس، میاں یاور زمان، جناب منیب الحق، جناب غلام رضا، جناب نوید علی، جناب کاشف علی چشتی، ملک ندیم کامران، جناب محمد ارشد ملک، جناب نوید اسلم خان لودھی، رانا ریاض احمد، جناب عطاء الرحمان، محترمہ نغمہ مشتاق، جناب شاہ محمد، جناب محمد یوسف، جناب خالد محمود، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد ثاقب خورشید، رانا عبدالرؤف، جناب محمد جمیل، جناب زاہد اکرم، چودھری مظہر اقبال، جناب محمد ارشد، جناب ظہیر اقبال، جناب محمد کاظم پیرزادہ، ملک خالد محمود بابر، میاں محمد شعیب اویسی، چودھری محمد شفیق انور، ملک غلام قاسم ہنجرا، جناب اظہر عباس، جناب اعجاز احمد، سردار اویس احمد خان لغاری، محترمہ ذکیہ خان، محترمہ مہوش سلطانہ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ عشرت اشرف، محترمہ سعدیہ ندیم ملک، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ ثانیہ عاشق جبین، محترمہ طٰحیٰا نون، محترمہ اُسوہ آفتاب، محترمہ صبا صادق، محترمہ کنول پرویز چودھری، محترمہ گلناز شہزادی، محترمہ رابعہ نصرت، محترمہ حسینہ بیگم، محترمہ راحت افزا، محترمہ منیرہ یامین ستی، محترمہ رخسانہ کوثر، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ رابعہ احمد بٹ، محترمہ فائزہ مشتاق، محترمہ بشریٰ انجم بٹ، سیدہ عظمیٰ قادری، محترمہ سمیرا کومل، محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ سنبل ملک حسین، محترمہ عنیزہ فاطمہ، محترمہ زیب النسا، جناب خلیل طاہر سندھو، جناب رمیش سنگھ اروڑا، جناب طارق مسیح گل، سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، جناب غضنفر علی خان، سید عثمان محمود، جناب رئیس نبیل احمد، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے cut motion موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی cut motion پیش کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"17۔ارب 92 کروڑ 30 لاکھ 26 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبرPC21018 "زراعت" کو کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"17۔ارب 92 کروڑ 30 لاکھ 26 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبرPC21018 "زراعت" کو کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب بحث کا آغاز کرتے ہیں اور دونوں محکموں کے حوالے سے cut motions آگئی ہیں لہٰذا ممبران دونوں پر اکٹھے بھی بات کرسکتے ہیں۔ جی، بلال یٰسین صاحب!

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں فوڈ سکیورٹی کے حوالے سے ہاؤس کو ضرور recall کروانا چاہتا ہوں کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے اس crisis نے سر اٹھایا تھا۔

جناب سپیکر! میں بطور منسٹر اس ڈیپارٹمنٹ کو head کرتا رہا ہوں اس لئے میں نے ہاؤس میں بحث کے دوران پندرہ بیس منٹ بھرپور طریقے سے اس کی future prediction کرنے کی کوشش کی اور میں نام لے کر آپ کو مخاطب کرتا رہا۔ اُس وقت ڈپٹی سپیکر موجود تھے جنہوں نے مہربانی کرتے ہوئے بڑے غور سے میری بات سنی لیکن میری خواہش تھی کہ آپ Chair پر ہوتے تو زیادہ ہمیں سپورٹ مل جاتی کیونکہ آپ کا اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کافی experience ہے۔ جب sugar crisis کی بات آتی ہے تو مجھے یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی کیونکہ آپ کی specialty ہے اور آپ خود شوگر کے manufacturer بھی ہیں لہٰذا میری بات کو آپ بہتر طور پر سمجھ لیتے۔

جناب سپیکر! میں نے اُس وقت بھی گزارش کی کہ جب ہم پانچ سال رہے تو سب سے پہلے پبلک کی بات کی۔ جب میاں محمد شہباز شریف صوبے کے چیف ایگزیکٹو تھے اور میرے پاس یہ ذمہ داری تھی تو اس دوران ایک دھیلے کا بھی increase نہیں آیا۔ ساتھ ہی ساتھ کابینہ کی ایک

سب کمیٹی بنی جس میں ایگریکلچر، فوڈ، انڈسٹری اور لائیو سٹاک شامل تھے اور اُس کمیٹی کو میں ہیڈ کیا کرتا تھا۔ ہم ذمہ داری محسوس کرتے تھے کہ لوگوں کو relief دینا ہے۔

جناب سپیکر! میرے فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے متعلق سوال یہ تھے کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا بنیادی مقصد کیا ہے؟ میں زیادہ پڑھا لکھا یا کوئی foreign qualified نہیں ہوں لیکن اللہ نے مجھے یہ موقع ضرور دیا کہ میں نے تجربات کر کے کافی سیکھا اور کوشش کی کہ پنجاب کی 12 کروڑ عوام کی بہتری کے لئے کام کر سکوں۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی بنیادی ذمہ داری چیزوں کو manage کرنا ہے لیکن میں نے کسی صورت بھی یہ نہیں کہا کہ شوگر کین growing میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے پانی دینا ہے یا wheat کی growing میں بیج ڈالنا ہے۔

جناب سپیکر! آج cut motion بھی غلہ اور چینی پر ہے اس لئے مجھے اس چیز کو یہاں پر دہرانا ہے کہ پنجاب حکومت کی umbrella کے نیچے صرف یہی دو food items ہیں جن کی قیمتوں کو فوڈ ڈیپارٹمنٹ regulate کرتا ہے۔ جب ہمارا tenure ختم ہوا تو اُس وقت صوبے میں surplus wheat موجود تھی اور قیمتوں کے حوالے سے بھی بتایا کہ پانچ سال کے دوران ایک دھیلے کا بھی increase نہیں تھا۔ اُس وقت -/1300 روپے فی من گندم تھی جبکہ شوگر کا ریٹ -/52 روپے تھا لیکن ڈی جی خان میں اِس وقت گندم دو ہزار روپے کو touch کر رہی ہے جہاں سے صوبہ کے موجودہ چیف ایگزیکٹو belong کرتے ہیں۔ گندم کی -/1400 روپے فی من سپورٹ پرائس ہے لیکن آج ڈی جی خان ضلع میں یہ حالت ہے جو wheat producing کے حوالے سے top three ڈویژنز میں آتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، .Order in the House پیچھے ممبران ذرا مہربانی کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! جب ٹیلیویژن دیکھتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ خیبر پختونخوا میں بھی اس کا شور وغل سنا جا رہا ہے کہ وہاں پر بھی گندم کی shortage ہو گئی ہے اور قیمتیں کہاں سے کہاں چلی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ صوبہ پنجاب گندم کے حوالے سے صرف پنجاب کے لوگوں کو cater نہیں کرتا بلکہ یہ food basket ہے جو نا صرف پاکستان بلکہ ہمارے ہمسایہ ملک افغانستان تک بھی جاتی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ہم لوگ اس چیز کو manage نہیں کر پا رہے؟

جناب سپیکر! میں نے ہاؤس میں ایک سوال رکھا جس کے جواب کے لئے میں آج تک متلاشی ہوں کہ مل جائے۔ پچھلے سال اکتوبر 2019 میں تین لاکھ میٹرک ٹن گندم import کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ہم اپوزیشن والے کہیں گے کہ انہوں نے بڑی زیادتی کی ہے اور اس کو oppose کیوں کیا لیکن اُدھر سے جواب آئے گا کہ آپ بھی oppose کرتے رہے ہیں اور پیپلز پارٹی کی حکومت بھی کرتی رہی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ اکتوبر 2019 میں تین لاکھ میٹرک ٹن گندم import کی گئی اور دو مہینے کے بعد export کرنے کے احکامات دے دیئے گئے لیکن اس کے بعد سات لاکھ میٹرک ٹن گندم ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ feed millers کو دی گئی یعنی مرغی کی خوراک کے لئے دے دی گئی۔ ہمارے اپنے پاس کھانے کے لئے گندم نہیں ہے لیکن ہم مرغی کی خوراک کے لئے دے رہے ہیں۔ یہ بات بھی یاد آ جاتی ہے جب پانچ سالہ دَور میں zero پر بھی stocks چلے گئے تھے۔ مجھے مکمل یاد تو نہیں لیکن کچھ یاد پڑتا ہے کہ 2013 یا 2014 میں جب میں منسٹر بنا تب ایک لاکھ میٹرک ٹن گندم سٹور میں پڑی ہوئی تھی اور ہم نے گورنمنٹ کے muscles use کر کے procurement کی اور 40 لاکھ تک لے کر گئے۔ جب سے یہ سلسلہ چل رہا ہے تو ہمارے بڑے ہی قابل احترام منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ آئی کہ ہم نے تاریخی ٹارگٹ کو achieve کر لیا ہے لہٰذا میں یہ بات ہاؤس کی نذر کرنا چاہتا ہوں کہ 45 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی procurement کا ٹارگٹ رکھا گیا لیکن آج کی date تک 41 لاکھ میٹرک ٹن ٹارگٹ achieve کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں چونکہ خود اس process سے گزرا ہوں اور بڑی جان ماری ہوئی ہے اور صوبہ کے 36 اضلاع میں بے پناہ تنقید کرنے کے بعد مجھے وہ دن یاد ہیں کہ جب مجھ پر تنقید کی جاتی تھی کہ یہ تو شہزادے ہیں، یہ تو ہیلی کاپٹروں میں گھوم رہے ہیں اور یہ تو جہازوں میں

گھوم رہے ہیں مگر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ مجھے فخر ہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے حکومت کے جو sources تھے وہ ہماری disposal پر دیئے اور یہ کہہ کر دیئے کہ جا کر ایک ایک کسان کے کھیت کھلیان میں محنت کرو اور حقدار کا اس کی دہلیز پر حق دو اور جو لوگ grow نہیں کرتے انہیں مناسب قیمت پر گندم دو۔

جناب سپیکر! مجھے وہ وقت بھی یاد آتا ہے کہ جب ان کے اپوزیشن کا دور تھا اور ہم ٹیلیویژن پر جناب عمران خان کو سنتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ stunting growth کا یہاں پر issue ہے اور یہاں پر mal nutrition کا issue ہے بلکہ وہ تو یہاں تک کہا کرتے تھے کہ اگر کسی بیرون ملک میں کوئی کشتی ڈوب جائے تو اس کی responsibility بھی Head of State پر ہے اس پر ہے تو میرا یہ سوال ہے کہ کیا آج اتنے زیادہ پیسے ہم ان کو اور اس حکومت کو دے دیں جو آج stunting growth کی بات کر رہے ہیں، mal nutrition کی بات کر رہے ہیں اور نہ ہی کسی کشتی کے ڈوبنے کی بات کر رہے ہیں۔ کیا آج ہمارے پاس دو وقت کی روٹی ہے تو اس کا جواب ناں میں ہے۔ آج اگر گلی محلوں میں جائیں، جو بیس کلو گرام کے آٹے کا تھیلا ہم نے -/700 اور -/725 یا -/750 روپے میں چھوڑا تھا یعنی اُس وقت اس تھیلے کی -/725 یا -/750 روپے پرائس تھی تو آج وہی بیس کلو گرام کا آٹے کا تھیلا -/1150 روپے میں عوام کو مل رہا ہے تو یہ اندازہ کریں اور difference دیکھیں۔ یہاں پر بیٹھنے والے لوگ، خیر میں تو ان میں سے نہیں ہوں، شاید لوگ کہیں جی کہ یہ کیا بچگانہ باتیں ہیں کہ -/300 روپے اضافے سے کیا فرق پڑتا ہے تو میں on oath کہہ رہا ہوں کہ میرے کانوں نے خود سنا ہے کہ لوگ اس -/300 روپے کو discuss کر رہے ہیں اور ان -/300 روپے پر ماتم کر رہے ہیں کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟

جناب سپیکر! یہاں پر حال یہ ہے کہ میں عام زبان استعمال کرتا ہوں کہ انہوں نے تو سارے لوگوں کے گھروں کے اندر جو "بھڑولے" میں گندم رکھی جاتی ہے وہاں سے بھی انہوں نے muscles کے زور پر جو حکومت کے ہوتے ہیں، تو 36 کے 36 اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز اور ڈی پی اوز involve ہوئے۔

جناب سپیکر! میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ میں اسے oppose نہیں کرتا، ٹھیک کیا اور فوڈ سکیورٹی کے لئے کرنا پڑ رہا تھا، انہوں نے لوگوں کے "بھڑولے" خالی کروا کے وہ گندم لے لی۔ آج تو گندم نہیں ہے اور آج تو بد قسمتی سے جو ہمارے پاس feedback ہے وہ ابھی ہمارے معزز ساتھی ایگریکلچر کی cut motion پر بتائیں گے تو میری تو یہ خواہش تھی کہ مجھے اگر اجازت ملتی تو میں اس پر بھی بات کرتا مگر میں اپنی بات ضرور کرتا ہوں کہ آج گندم کی فصل کا جھاڑ بھی وہ نہیں ہے، آج تو گندم نہیں ہے اور گندم ناپید ہو گئی ہے۔ ہماری پالیسی کیا رہی؟

جناب سپیکر! ہمارے دور میں ایک دھیلے کی قیمت increase ہوتی تھی تو یہ بھی مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب میں نے آج سے تھوڑا عرصہ پہلے بات کی تھی کہ ہم آدھی آدھی رات کو فلور ملز ایسوسی ایشنز اور جتنے stakeholders ہیں، ان سب کو بلایا کرتے تھے، ان کو by hook and crook in public interest بلایا کرتے تھے کہ بیٹھو بھئی یہ قیمت increase نہیں ہو گی۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں wheat والا جو شعبہ ہے یہ تو سارا ہی حکومت کے مرہون منت ہے۔ اگر حکومت اپنی subsidized گندم انہیں نہیں دے گی تو وہ تو اپنی ملیں چلا ہی نہیں سکتے اسی لئے ہم یہ کیا کرتے تھے کہ جب کسی قسم کی shortage آتی تھی تو releases کو اس طرح float کرتے تھے کہ فوری طور پر انہیں release کریں اور ان کی جو grinding capacity کے مطابق گندم release کر کے ان کا electric meter check کر لیا کرتے تھے اور ان کے electric bill کی base پر انہیں گندم releases کی جاتی تھی تاکہ trading نہ ہو۔ آج کیا ہو رہا ہے کہ آج کوئی grinding نہیں ہو رہی اور trade "رج" کے ہو رہی ہے۔ ٹریڈ -/1400 روپے میں اگر حکومت اپنی release دیتی ہے تو مارکیٹ میں اگر کسی کو -/2000 روپے میں ملے تو اس پر difference یہ ہاؤس خود جان سکتا ہے کہ کتنا ہے۔

جناب سپیکر! پڑھی لکھی بات نہیں لیکن میں اتنی ضرور بات کرتا ہوں کہ یہاں پر اگر -/100 روپے فی من قیمت بڑھ جائے تو ایک لاکھ میٹرک ٹن کے پیچھے جو difference آتا ہے وہ اربوں روپے میں ہے۔

جناب سپیکر!میرے بھائی وزیر خزانہ نے یہاں پر ہمیں بتایا کہ دو، اڑھائی سو یا تین سو بلین روپے یعنی ارب روپے ہم نے فوڈ سیکورٹی کے لئے رکھے ہیں تو میں اس پر بھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ تو خالی جیب چلتا ہے اور خالی ہاتھ چلتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا کام صرف manage کرنا ہوتا ہے کہ جتنے banks ہیں انہیں sovereign warranty دلوائے جو فیڈرل گورنمنٹ ہے اور وہ ان سے مارک اپ کے اوپر 200 یا 300۔ارب روپے یا جتنے ارب بھی چاہئیں وہ لیں اور اس کے بعد اس کی crop کسان سے خریدیں، اپنے پاس storage کریں اور بعد میں releases کریں۔ بنک میں سیدھے پیسے جاتے ہیں اور اس کا جو difference ہے وہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے لے کر دیتا ہے تو اس میں 300۔ارب روپے کہاں پر جانے ہیں یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے؟ یہاں پر اربوں روپے پتا نہیں کتنے 100۔ارب روپے کہاں جانے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا۔

جناب سپیکر!اب میں تھوڑی سی بات چینی پر کرتا ہوں۔ اگر خدانخواستہ ہم نے فوری طور پر releases start نہ کیں، کل میں وزیراعظم کی سٹیٹمنٹ دیکھ رہا تھا تو جو لوگ matter کرتے ہیں انہیں اسلام آباد بلایا اور کہا کہ جی بالکل میں afford ہی نہیں کرتا اور اس کو فوری طور پر لے کر آئیں۔ کیا یہ مناسب ہے اور کبھی اس طرح ہوا؟

جناب سپیکر!ہمیں کہا جاتا تھا کہ ہم sluggish ہیں، ہمیں کہا جاتا تھا کہ ہم dishonest ہیں اور ہمیں کہا جاتا تھا کہ ہم corrupt ہیں تو مجھے یہ بتائیں same یہ تینوں فقرے ان پر fit آتے ہیں یا نہیں۔ کیا یہ sluggish نہیں ہیں، کیا یہ ان کی سستی نہیں ہے کہ بندہ مارا جائے۔12 کروڑ عوام کیا پورا پاکستان food basket پنجاب کی استعمال کرتا ہے۔ وہ سارا پاکستان suffer ہو جائے، پہلے -/700 روپے سے -/1100 روپے پر بیس کلوگرام کا آٹا bag لے اور اس کے بعد کہے کہ حکومت بڑی اچھی ہے کیونکہ تبدیلی سرکار ہے تو کیا یہ dishonesty نہیں ہے کہ ایک وزیر کو sack کر دیا ہے جو ہمارے اس ہاؤس میں بیٹھتے تھے، ہمارے بھائی اور دوست ہیں۔

جناب سپیکر!جن پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان پر تو ابھی تک کسی قسم کی کوئی قدغن نہیں ہے۔ پھر پڑھنے کی کوشش کی کہ اس وزیر نے کیا کیا، آیا اس نے کرپشن کی یا اس کی کوئی ملی بھگت تھی تو اس حوالے سے سٹیٹمنٹ یہ آئی کہ یہ ڈیپارٹمنٹ میں reforms نہیں لا سکے۔

جناب سپیکر! میرا یہ سوال بنتا ہے کہ اس اسمبلی کو کئیdecadesہو گئے ہیں اور میں دو اڑھائیdecadesسے ہاؤس کا ممبر ہوں تو میرا یہ سوال بنتا ہے کہ باقی جو ڈیپارٹمنٹس ہیں کیا ان میں ریلیف آ چکا ہے اور ان میںreformsلا چکے ہیں؟

جناب سپیکر! وزیراعظم کے بڑے بڑے دعوے تھے، وہ جوreformsلانے کی بات کرتے تھے وہ آ چکی ہیں اس کا جواب تو big 'NO'میں آئے گا اور اگر big 'NO'میں جواب آتا ہے تو اس بے چارے وزیر کا کیا قصور ہے جسے گھر بھیج دیا گیا؟ کیا وزیراعظم کو گھر نہیں جانا چاہئے اور باقی صوبوں کےExecutives کو گھر نہیں جانا چاہئے؟ لوگ تو کہتے ہیں کہ بالکل جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہو گی کہ انہیں فوری طور پرreleases startکرنی چاہئیںotherwise آٹا ہمارے اربن سائیڈ کے لوگوں کو کھانے کو نہیں ملے گا بلکہ یہ ماچس کی ڈبیوں میں آٹا دیکھیں گے۔

جناب سپیکر! میں چینی کی بات کرتا ہوں۔ اس وقت میں نے بڑا چیخ چیخ کر کہا تھا کہ چینی کےcrisisپر حکومت کیوں کان نہیں دھر رہی؟ دھوم دھام سے اس کیappreciationلی جاتی ہے اور ہم دے بھی دیتے ہیں کہ وزیراعظم نے ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ اس سکینڈل کے سارے چہرےexposeکر دیئے ہیں اور اس معاملے کی انکوائری کروا کے اسے پبلک کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ایک عام آدمی جو گلی محلے میں بستے ہیں جن کی وجہ سے ہم یہاں پر کھڑے ہیں، وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ ٹھیک ہے جی ہمappreciationبھی دے دیتے ہیں لیکن ہمیں یہ تو بتایا جائے کہ جو -/52یا -/53روپے فی کلو گرام چینی بازار میں گھوم رہی تھی وہ آج -/85 روپے سے نیچے کیوں نہیں آ رہی؟ یہ جو -/30یا -/35روپے فی کلو گرام کاdifferenceاور یہ جو22کروڑ عوام کی جیبوں پر ٹیکہ لگ رہا ہے جو کہ جھونپڑی والے کو بھی لگ رہا ہے اور محل میں بیٹھنے والے کو بھی لگ رہا ہے تو وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ یہ تو انکوائریاں ہوتی رہیں گی کیونکہ سیاست میں بہت دفعہ یہ دیکھا، تبدیلی بھی بہت دیکھ لی لیکن اب لوگ "رج" گئے ہیں جسے پنجابی میں کہتے ہیں ناں "نک نک رج گئے" تو وہ لوگ تبدیلی سے "نک نک رج گئے" ہیں مگر وہ لوگ ہم سے یہ سوال ضرور کرتے ہیں کہ جا کر ہاؤس میں کم از کم یہ تو کہیں وہ اس انکوائری کو تو چھوڑیں۔ وہ کسی نے کی، کسی نے خرابی کی یا نہیں کی لیکن وہ قیمت تو واپس آ جائے مگر وہ قیمت واپس نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد آگے کیا ہو رہا ہے future prediction ہے کہ جس کے لئے ہم oppose کرتے ہیں کہ انہیں اتنے پیسے نہ دیئے جائیں تو وجہ یہ ہے کہ وہاں پر شوگر ملز کو جو handle کرتے ہیں PSMA یعنی پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن، آپ بھی جانتے ہیں اور تھوڑا سا میں بھی جانتا ہوں کہ وہ اتنی strong ایسوسی ایشن ہے کہ پاکستان میں اس سے زیادہ strong کوئی ایسوسی ایشن نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا تجربہ ہے میری ان کے ساتھ meetings ہوتی رہی ہیں۔ وہ تو شروع میں، جب میں ایک وزیر کے طور پر انہیں بلاتا تھا تو وہ تو ہنس کے کہتے تھے کہ پتا نہیں کون سا وزیر ہے اور اسے نیا نیا "چاؤ" چڑھا ہے تو دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا تو میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے فخر ہے کہ میاں محمد شہباز شریف کی ٹیم کا حصہ تھا، وہ آدھی رات کو بھی انہیں بلا لیتے تھے اور میٹنگ وہ consider ہوتی تھی جس میں ان کا mill owner ہوتا ہے۔ Billions of rupees کی شوگر ملز لگتی ہے، ان کے پاس تو آدھی درجن لوگ ہوتے ہیں جو سوٹ اور ٹائی پہن کر ہمارے پاس آجاتے ہیں اور ہم ان کی conversation میں ان سے بات ہی نہیں کر سکتے کہ وہ باتوں سے اس طرح کے ہمیں پینترے مارتے ہیں جس طرح ٹیلیویژن پر آج ہو رہا ہوتا ہے۔ گورنمنٹ اپوزیشن، گورنمنٹ اپوزیشن وہ تو ان سے بھی زیادہ expert لوگ ہیں مگر ہمیں میاں محمد شہباز شریف کی clear cut instructions تھیں کہ اس وقت تک یہ کمیٹی اس میٹنگ کو consider ہی نہیں کرے گی جب تک کہ ان کا mill owner خود نہیں ہو گا تو مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ جتنی ملیں ہیں، تقریباً 41 شوگر ملیں ہیں تو تمام ملوں پر جا کر ان کے mill owners کے ساتھ meetings کرنی، ان کے پاس ہمارے غریب کسانوں کے گنے کا rate جو کہ اس وقت -/180 روپے فی من تھا تو -/180 روپے فی من کے حساب سے جو dues ان کے ہوتے تھے hundred percent تو ادائیگی ہم بھی نہیں کروا سکے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کھڑے ہو کر تسلیم کرتا ہوں کہ ہم ان کے dues hundred percent clear نہیں کروا سکے مگر جس حد تک ہوتا تھا ڈی سی او اور ڈی پی اوز ساتھ لگے ہوتے تھے اور ہم ادائیگیاں کرواتے تھے۔

جناب سپیکر! میں دوسری مرتبہ اس چیز کا oath دے رہا ہوں کہ جہاں پر ٹیلیویژن پر ہم بڑی باتیں سنتے ہیں اور اکیلے بیٹھ کر ہنس رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں on oath کہتا ہوں کہ مجھے میرے وزیر اعلیٰ نے اس وقت نہیں کہا کہ تم نے ان کے ساتھ رعایت برتنی ہے۔ اب میں یہاں پر نام گنوانا شروع کروں تو آپ لوگ شاید یقین نہیں کریں گے کہ کیا جناب ہمایوں اختر، کیا جناب جہانگیر ترین اور ہماری سائیڈ کے بھی تھے۔ میں ڈنڈی ماروں گا اگر میں اپنی سائیڈ کے ممبران کا نام نہیں لوں گا۔ یہاں تک میاں محمد شہباز شریف کے گھر کے لوگ بھی منتیں کر رہے ہوتے تھے کہ خدا کے واسطے ہم پر ہاتھ ہولا رکھو۔

جناب سپیکر! اس وقت کے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف تھے وہ ہم پر آنکھ رکھتے تھے کہ اگر ان کے ساتھ کوئی رعایت کی تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ ہم تو اس طرح perform کرتے رہے ہیں۔ PSA میں، مجھے تو پتا نہیں کہ ان کی اُن کے ساتھ میٹنگ ہوئی یا نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر! آج حالت یہ ہے کہ آج grower کو گنا -/300 روپے میں ملا ہے مگر میں جو سوال آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں میری مودبانہ گزارش ہوگی کہ اس پر اپنے ضرور comments دیجئے گا۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ possible ہے کہ سنٹرل پنجاب میں half of the mills exist کرتی ہیں۔ 17,18 تو صرف فیصل آباد ڈویژن کے گرد گھوم رہی ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ آسان زبان میں جو گنے سے مرکب نکلتا ہے وہ یہاں 8.5 نکل رہا ہے، south میں 11.5 نکل رہا ہے۔ South والوں کو تو آج بھی چینی فی کلو -/65 روپے میں پڑ رہی ہے۔ TV کی رپورٹ ہے کہ وہ تو -/70 روپے میں بڑی خوشی سے بیچ رہے ہیں۔ یہاں پر تو اُن کو -/70 روپے سے اوپر مل رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ سسٹم ہی ٹھیک نہیں ہے اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے، اس میں involve ہونے کی ضرورت ہے اور اس میں جان مارنے کی ضرورت ہے۔ شوگر ملز ایسوسی ایشن کے ساتھ بیٹھ کر کچھ ان کی مان کر اور کچھ اپنی منوا کر، کچھ growers کی تنظیموں کے ساتھ بیٹھ کر ہمیں کوئی حل ڈھونڈنا چاہئے ورنہ آنے والے دنوں میں چینی -/100 روپے کلو تک جائے گی۔ اگر اسی طرح mishandling ہوتی رہی تو پھر industrialist اپنی ملیں بند کر دے گا۔ Grower جس کو آج -/300 روپے کی لت پڑی ہے وہ گنا grow کرے گا لیکن

اس کو لینے والا کوئی نہیں ہو گا۔ پھر سنٹرل پنجاب اور ساؤتھ پنجاب کا difference کبھی match ہی نہیں ہو سکتا۔ ابھی تک کوئی ایسی سائنس نہیں بنی، جس طرح COVID-19 کے لئے ابھی تک کوئی ویکسینیشن تیار نہیں ہوئی اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ کوئی سائنس ایسی نہیں بنی جو ان دونوں سنٹرل پنجاب اور ساؤتھ پنجاب کو match کر دے۔ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! ان دو آئٹموں پر بات کرنی ہے۔ آٹا، اللہ کرے کہ میں غلط ہوں کہ آٹا آج لاہور میں -/1100 روپے میں ہے۔ اگر انہوں نے وقت پر import نہ کیا، اگر انہوں نے اپنی پالیسیوں کو revise نہ کیا، اگر انہوں نے جان نہ ماری تو بہت مشکل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں سب سے نکما ممبر ہوں گا مگر میں نے جان اتنی ماری کہ میں نے اپنی گاڑی تین چار لاکھ کلو میٹر سڑکوں پر بھگا دی تھی۔ ہر وقت کھیتوں میں، ہر وقت کھلیانوں میں جاتا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے 36 کے 36 اضلاع دیکھے، 36 کے 36 DCOs اور 36 کے 36 DPOs ہر وقت active ہوتے تھے کہ ہم نے wheat procurement کرنی ہے، ہم نے گنے کی procurement کرنی ہے۔ آج تو مجھے اس طرح کی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی ہے، میں بہت بڑا disaster دیکھ رہا ہوں۔ ان چیزوں کو manage کیسے کیا جا سکتا ہے، میں نے تو oppose کر دیا۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی proposal بھی دے دی کہ ان کو ایسوسی ایشن کے ساتھ بیٹھنا چاہئے۔ انگریز کی بڑی مشہور سی بات ہے carrot and stick کو adopt کرنا چاہئے۔ جہاں پر carrot کی ضرورت ہے وہ استعمال کرے جہاں پر stick کی ضرورت ہے تو stick استعمال کریں لیکن اس کے لئے جان مارنی پڑے گی جو میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔ جان مارے بغیر رزلٹ نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے آخری بات کرتا ہوں۔ یہاں پر میرے معزز colleague میرے بھائی منسٹر انڈسٹریز نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک چیز یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت قیمتوں کی اتنی زیادہ کھپ ہے کہ عام آدمی کے بجٹ کو ہمارے بجٹ کے ساتھ شاید کوئی concern نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے شاید کا لفظ آپ کے احترام میں استعمال کیا، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ایک عام آدمی کو ہمارے بجٹ سے کوئی concern نہیں ہے۔ اس کا تو اپنا بجٹ match نہیں ہو رہا ہے، اُس کو تو اپنے بجٹ کی پڑی ہوئی ہے۔ پرائس کنٹرول میکنزم جو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے under آتا تھا، یہی تو میں نے کہا تھا کہ میں کیبنٹ کی میٹنگ کو ہیڈ کیا کرتا تھا اور اسی کام کے ہمیں طعنے ملتے تھے کہ یہ کون سی حکومت ہے جو اپنے وزیروں کو ہیلی کاپٹر دے رہی ہے، جو جہاز دے رہی ہے۔

جناب سپیکر! آج میں یہ کہنے پر مجبور ہوں اور میں تیسری مرتبہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے میاں محمد شہباز شریف کے وژن پر فخر ہے کہ انہوں نے اس وقت اپنے وزیر سے اور اپنی بیوروکریسی سے اس طرح کام لیا کہ انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ کے جتنے sources ہیں وہ تمام آپ کی disposal پر ہیں۔ ہوتا یہ تھا کہ صبح فجر کے وقت جو 4:00 بجے سے پہلے ہوتی ہے، ہمارے پانچ سالہ دور میں بھی فجر مختلف ٹائم پر ہوتی تھی کبھی 4:00 بجے ہو رہی ہوتی تھی اور کبھی 6:00 بجے ہو رہی ہوتی تھی۔

جناب سپیکر! میں اسمبلی میں پانچویں بار آیا ہوں اور نیشنل اسمبلی بھی دیکھ چکا ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ کام کرنے سے پہلے میں فجر کے لئے صرف رمضان میں ہی مسجد جاتا تھا otherwise اللہ گھر پر ہی نماز پڑھنے کی توفیق دیتا تھا۔ میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ جب کام شروع کیا تو میں نے فجر منڈیوں میں پڑھی اور میں اکیلا نہیں ہوتا تھا بلکہ تمام DCOs، تمام DPOs اس بات کے پابند تھے کہ فجر کے وقت pictorial evidence دی جائے۔

جناب سپیکر! Pictorial evidence وہ نہیں کہ ایک دن لے لیا اور تین دن اس کو چلاتے رہے۔ ہم فجر منڈی میں پڑھتے تھے تب جا کر قیمتیں کنٹرول میں آتی تھیں، تب چیزیں ٹھیک ہوتی تھیں۔ جب آپ فجر کے وقت منڈیوں میں آدھی نیند لے کر جائیں گے اور آپ کے ساتھ ڈویژن کا کمشنر، ضلع کا ڈی سی اور منسٹر کا سیکرٹری بھی ساتھ ہو گا تو پھر میں دیکھتا ہوں کہ کیسے

قیمتیں کنٹرول میں نہیں آتیں، کیسے آٹے کی قیمت نیچے نہیں آتی، کیسے چینی کی قیمت نیچے نہیں آتی اور کیسے اشیائے ضروریات کی قیمتیں نیچے نہیں آتیں۔

جناب سپیکر! جس طرح ہم نے اپنی speech میں کہا کہ پانچ چیف سیکرٹری بدل گئے، چار آئی جی بدل گئے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں اتنا serious crisis ہو، میں وزیروں کی بات نہیں کرتا، چار سیکرٹری تو یہاں پر بھی تبدیل ہو گئے۔ انہوں نے کیا کرنا ہے۔ Off the record وہ سارے ہمارے ساتھ رابطے میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا ہے کہ اس خادم کو، اس کی عمر اسی ہاؤس میں گزر گئی۔ ہم اچھل کود کرنے والوں میں شمار نہیں ہیں مگر چیزوں کو بڑی closely سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھایا ہے، ہم اچھے لوگوں کے ساتھ روابط میں ہیں۔

جناب سپیکر! جو future picture draw کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے میں بڑے خلوص اور دل سے کہہ رہا ہوں کہ اللہ کرے کہ وہ غلط ثابت ہو جو چیزیں میں predict کر رہا ہوں۔ بڑی خوفناک picture بتاتے ہیں۔ اگر ٹیلیویژن پر کہانی سن لیں تو مجھے بتائیں کتنے لوگ اب ٹیلیویژن کی باتوں پر یقین کرتے ہیں؟ چینل پر ایک طرف گورنمنٹ اور دوسری طرف اپوزیشن کے ممبر ہوتے ہیں اور وہ دونوں لڑ رہے ہوتے ہیں، ان میں کتنے لوگ interest لے رہے ہوتے ہیں؟ لوگ اپنے چینل تبدیل کر دیتے ہیں۔ اب تو فیلڈ میں ہونا ہے، اب تو گلی محلوں میں جو میدان لگنا ہے اسی پر رزلٹ آنا ہے۔ رزلٹ کب آئے گا جب عام آدمی کو ریلیف ملے گا۔ کوئی ہمارا سگا نہیں، کسی کو ہم سے پیار نہیں ہے۔ وہ یہی دیکھ رہے ہیں کہ جس نے perform کرنا ہے اگلی term میں اس کو لے کر آنا ہے۔ بس طبل بجنے کی بات ہے اس وقت ساری چیزیں سامنے آجائیں گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں اور میری خواہش ہے کہ اس پر وزیر صاحب صرف سیاست کرنے کے لئے نہیں بلکہ اپنی future prediction بتائیں کہ چینی کس طرح سستی ہونی ہے، گندم کے بارے میں بتائیں کہ ہم فوڈ سیکیورٹی کے معاملات میں کیسے خود کفیل ہوں گے؟ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک شعر سنانا چاہتا ہوں کہ:

ربا سچیا تُوں تے آکھیا سی، جا اوئے بندیا جگ دا شاہ ایں توں
ساہڈیاں نعمتاں تیریاں دولتاں نیں، میرا نیب تے عالی جاہ ایں توں
ایس لارے تے ٹور کدی پُچھیا ای، تیرے شاہ دے نال ایس جگ کی کیتیاں نے
کِتے دھونس پولیس سرکار دی اے، کِتے دھاندلی مال پٹوار دی اے
اینویں وِچہ ہڈاں کلپے جان میری جیویں پھاہی وچ کُونج کُرلاوندی اے
ربا سچیا تُوں تے آکھیا سی، جا اوئے بندیا جگ دا شاہ ایں توں

جناب سپیکر! اج جس چیز لئی میں اس ہاؤس دے وچ گزارش کرن لگا اک عرصے توں اِک کاشتکار دا پتر ہون دے ناتے نال، اک ملک دا عام شہری ہون دے ناتے نال ساڈے اکثریت دے لوگ جیہڑے نے او زراعت نال ای وابستہ نے لیکن او feudals نے، اوہناں دے وڈے جاگیردار نے، اوہناں دیاں جاگیراں نے۔ اسیں چھوٹے چھوٹے کاشتکار، زمیندار آں، سنٹرل پنجاب وچ ہولڈنگز وی چھوٹیاں نے۔ بڑی تکلیف ہوندی اے کہ ساڈیاں جیہڑیاں پالیسیاں او لوگ بنارئے ہوندے نے جیہڑے directly ایس شعبے نال وابستہ ای نئیں۔ ساڈے سیکرٹری صاحبان اللہ تعالیٰ اوہناں دیاں زندگیاں ودھائے، اوہ بہت قابل لوگ نیں لیکن اگر اہناں دا تعلق دیہاتاں توں وی اے تے فیر وی اوہ پڑھاکو بچے ہوندے نیں۔ اوہناں نوں تے کدی ماں پیو نے ایہہ وی نئیں آکھیا کہ سانوں پانی دا گلاس پیا دیو۔ اوہ کدی وی practically زراعت دے نال منسلک نئیں رہے۔ اوہناں دا اس بارے کوئی تجربہ نئیں ہوندا۔ ساڈے وزراء دی اکثریت دا وی زراعت نال کوئی تعلق نئیں۔

جناب سپیکر! پچھلے وزیر خوراک بلال یٰسین دا وی زراعت دے نال کوئی تعلق نئیں سی۔ ہن مخدوم صاحب نیں، اوہ جاگیردار ضرور نیں لیکن اوہناں نوں وی کسان، کاشتکار اور ہاری دی تکلیف دا اندازہ نئیں اے۔

جناب سپیکر! کدی کسے ساڈے وزیر یا سیکرٹری نیں ایہہ سوچیا اے کہ جہڑا کاشتکار پوہ دیا ٹھنڈیاں تے لمیاں راتاں وچ جاگ کے پانی لاندا اے اوہندی کی تکلیف ہوندی اے، اوہنوں کی problemsہوندیاں نیں، اوہ راتیں جدوں نکیاں تے پھیرا مار رہیا ہوندا اے تے کسے نوں سپ لڑ جاندا اے، کوئی مر جاندا اے اور کوئی ویچارا ٹھنڈ نال مر جاندا اے۔ اہناں نال ایہہ ہووے تے ایہہ snakebite آکھدے نیں۔ ساڈے نال ہو جاوے تے آکھدے نیں نیلک ہو گئی۔ اسیں اوہندے نال ای مر جانے آں۔ پھر جدوں اسیں اوہ دانے چُک کے اپنے گھر بھڑولیاں وچ پائے تے اہناں نیں بذریعہ پٹواری، بذریعہ اے سی، محکمہ مال، محکمہ خوراک اور محکمہ زراعت دے کارندیاں دے نال غریب کاشتکار دے گھر وچ چھاپہ ماریا۔ اہناں نیں غریب کاشتکار دی نہ چادر ویکھی، نہ چاردیواری ویکھی اور اندر وڑ گئے اور بیس بیس من گندم وی کڈ لئی اور اوہناں دے بھڑولے ویلے کر چھڈے۔ اسیں جے اپنے بچیاں نوں خوراک نئیں کھوا سکدے تے فیر ساڈی ایس کاشتکاری دے اُتّے لعنت اے۔ سرمایہ دار دی تجوری بھرن لئی، سرمایہ دار دا گودام بھرن لئی اسیں اپنیاں جوانیاں وی ضائع کریئے، اسیں اپنے بڑھاپے وی خراب کریئے تے فیر وی کڈا وڈا المیہ اے کہ کاشتکار کولوں وصولی کرنی اے تے اک پٹواری نیں جاناں اے، اوہنے کنوں پھڑنا اے، دھروہ کے، لے آ کے اک ماڑی جئی حوالات وچ تُن دینا اے۔ سرمایہ دار جنیں حکومت دا ارباں روپیہ دینا اے اوہندے اگے ہتھ جوڑ کے کھلوتے ہوندے نیں کہ قسطاں کرا لو، ایداں لے لو، اوداں لے لو۔ ایس ملک دے وچ دو قانون نیں۔ کاشتکار لئی اور growerنوں تے تسیں مار دیندے او۔ اوہندے کولوں تے ہر شئے تسیں بندوق دی نوک تے لیندے او اور جدوں اوہنوں دیندا timeہوندا اے تے اودوں کوئی پچھن والا نئیں ہوندا۔

جناب سپیکر! میں اج اپنے وزیر زراعت کولوں پچھن دی جسارت کر سکناں کہ جناب جدوں میں کنک بیجی سی تے اودوں میںنوں کی facilitate کیتا سی؟ جدوں میرے کولوں کنک خریدی جے اودوں -/1400 روپے من لئی جے۔ اج کنک نوں دو مہینے نئیں ہوئے تے بازاروں دو ہزار روپے من کنک مل رہی اے۔ ہن حکومت نے کنک import کرنی اے۔ ایس import دے اُتے ارباں روپے اہناں نیں مڈل مین نوں دینا اے۔ مڈل مین، دلال، دلا جہڑا وچ ہووے گا اوہ ارباں روپیہ کمائے گا۔ کنی شرم دی گل اے کہ اج اوہ زرعی ملک جہڑا کنک export کردا سی

اج تسیں اپنے مار کے، اج تسیں اپنے کاشتکار نوں financially کمزور اور ختم کر کے دلال نوں پیسے دینے نیں اور کنک باہروں import کرنی اے۔

جناب سپیکر! میں اپنے جذبات دا اظہار کر دا پیا واں۔ اگر کسے نوں میری گل بُری لگے تے میں اوہندے کولوں معذرت خواہ ہاں۔ میں ایہہ گل ایس واسطے کر دا پیا آں کیونکہ میرے بچیاں دے کولوں رزق کھویا جا رہیا اے۔ میرے بچیاں دے منہ توں نوالے کھوئے جا رہے نیں۔ میں سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب دی موجودگی وچ ہزار دفعہ ایہہ نشاندہی کیتی کہ جدوں گنے دی فصل تیار ہو جاندی اے تے اس وقت گنے دا ریٹ -/180 روپے ہوندا اے۔

جناب سپیکر! چینی -/45 روپے فی کلو ہوندی اے۔ جدوں سیزن ختم ہو جاندا اے اودوں چینی دی قیمت 80/85 روپے کلو ہو جاندی اے۔ اوہ کہڑی سائنس اے؟ گنا تے -/180 روپے فی من خریدا گیا تے فیر چینی دی قیمت کیوں double ہو گئی؟ جدوں ساڈے کولوں فصل چک لیندے نیں تے اودوں سرمایہ دار اپنے پیسے ودھان لئی قیمتاں وچ اضافہ کر دیندے نیں۔ شوگر ملاں ساڈیاں کوئی نئیں لیکن ایہہ شوگر ملاں ایتھے بیٹھے ہوئے لوکاں دیاں ای نیں۔ ایتھے ساڈیاں اکھاں دے وچ دھوڑ اور مٹی پاون لئی کمیشن بنا دتا جاندا اے۔ چینی تے آٹے لئی کمیشن بن گیا۔ جدوں کمیشن دی رپورٹ آندی اے تے اودوں کی ہوندا اے؟ کوئی مینوں ایس ایوان دے وچ بیٹھا ہویا معزز ممبر یا وزیر دس سکدا اے کہ آٹے اور چینی دے چوراں دی جہڑی رپورٹ آئی اے اس تے کناں عمل کیتا گیا اے، اوہ آٹے اور چینی دے چور کتھے گئے؟ اج میں اوہناں آٹے اور چینی دے چوراں دے بارے پچھ سکناں کہ اوہناں دے خلاف کی کارروائی ہوئی ہے؟ کدی اپوزیشن نوں پھڑن لئی فرانزک آڈٹ دی ضرورت پئی اے، ایہو جئی کدی کسے شئے دی ضرورت پئی اے؟ وارنٹ ناں دا اک پھڑ کا جیا جاری ہوندا اے۔ اوہ کاغذ دا ٹکڑا لے گے کدی شہباز شریف پچھے، کدی آصف علی زرداری دے پچھے اور کدی کسے دوسرے نوں ٹلا لیندے نیں۔ اوہ جہڑی فرانزک آڈٹ دی رپورٹ آئی اے، اوہدے وچ جناں لوکاں دے ناں آئے سن اوہ چینی تے آٹا چور کتھے گئے نیں، اس ملک نوں لٹن والیاں نوں کیوں پھڑ کے حوالات وچ بند نئیں کیتا گیا، جہانگیر ترین صاحب نوں کیوں چوری چوری جہاز وچ بٹھا کے تے لندن بھیجیا گیا، مینوں دسو تے ایس دا جواب دیو؟ اج ساڈے لئی ساریاں قدغناں نیں۔ اج کاشتکاراں لئی ساریاں تکلیفاں

نیں۔اج آکھیا جا رہیا اے کہ اپنے پیسے ایس کم واسطے رکھ دیو۔اسیں کناں نوں اے پیسا دے دیئے، کناں نوں اوہ ذمہ داریاں سونپ دیئے کہ جہناں دی اگے رپورٹ آئی اے اوہندے اتے کجھ ایکشن نئیں ہویا۔پنجاب دے لوکاں دے ہور پیسے وی اہناں نوں ای دے دیوو۔ ہن ہور غریباں دی خوراک بند کرا دیوو۔ میں آن والا وقت ویکھ رہیاں واں۔ایتھے کنک تن ہزار روپے فی من لبھنی جے۔جناب !مرناں فیر اک عام آدمی نے جے۔مرنا ایس انور شاہ نے جیندی چالیس ہزار روپے تنخواہ اے۔جیندا کوئی بجٹ نئیں بنا سکدا۔ایہہ کتھوں اپنی بچیاں دا ویاہ کرے،ایہہ کتھوں اپنے پتراں دی تعلیم دا بندوبست کرے،کیا ایہہ اہندی قسمت وچ لکھیا ہویا اے کہ ایہہ ساری عمر ایتھے چپڑاسی دا رول ادا کردا رہوے؟

جناب سپیکر!ایہہ ملک امیراں دا اے،ایہہ ملک سرمایہ داراں دا اے۔ایتھے ساڈے طبقے دی کوئی جگہ نئیں۔ ایتھے ساڈے طبقے دی کوئی گنجائش نئیں۔اج اگر نئیں ودھی تے غریب ملازم دی تنخواہ نئیں ودھی۔وزیر اعظم دی تنخواہ اج وی ایس ملک وچ ودھی اے۔اگر ایتھے عام آدمی نوں پیس دتا جاندا اے اور تگڑے بندے نوںfacilitate کر دتا جاندا اے۔ تسیں جی ٹی روڈ تے روز سفر کر دے جے۔تہاڈی گڈی کولوں جی ٹی روڈ والے پیسے نئیں لئین گے۔کہن گے امیر آدمی نیں،چودھری صاحب نیں، سپیکر نیں،وڈے بندے نیں۔اگر اوتھوں غریب دی ٹُٹّی ہوئی گڈی لنگے گی تے اوہنوں روک کے اوہندے کولوں 30/20 روپے لئے لین گے۔

جناب سپیکر!امیر آدمی دی ایتھے عزت اے۔میں اپنے وزیراں توں معذرت نال اک گل کرن لگا آں۔ایہ گل انڈیا دی اے۔انڈیا دے وچ اک بندہ وزیر بن گیا۔اوہ بے چارہ نواں نواں سی اورunder training سی۔اوہنوں پتا کوئی نئیں سی کہ کھابے کیویں ہوندے نیں۔ اوہندے کول اک ٹھیکدار آیا۔اوہنے آکھیا یار اگر ایہہ ٹھیکہ دے دیویں تے میں تینوں 20لاکھ روپیہ دیواں گا۔وزیر نیں آکھیا ٹھیک اے۔فائل منگائی،اوہندے اُتّےapprovedلکھ دِیتا۔ اُوہ ٹھیکیدار غائب ہو گیا، تین چار دن آیا کوئی ناں وزیر بڑا پریشان بیٹھا اپنے دفتر۔ اُوہندے کول peonآیا اُس آکھیا میں تہاڈا چہرا ویکھیا بڑا التھیا ہویا اے میں ایتھے بڑے عرصے توں ملازم ہاں بلکہ اینج ہی سمجھو کہ وزارت میں ہی چلانداہاں حکم کرو میں تہاڈے مسئلے دا حل کڈ دینداہاں وزیر بے چارے نے دل دی گل دس دِتی کہ اہ چوّل مار بیٹھاہاں تے اُوہ پیسے وی لے گیا اے تے فائل وی

لے گیا اے۔ اُس آکھیا فائل دفتر ہی اے تُسیں فائل منگواؤ اوہ مسئلہ اک منٹ وچ حل ہو جائے گا، فائل آگئی اُس آکھیا ایتھے approved تو پہلے not لکھ دیو فائل چلی گئی ٹھیکیدار نوں پتا لگیا فیر بھجیا بھجیا بریف کیس لے کے آیا کہ اوہ بریف کیس اے تُسی اُس فائل نوں منگوا کے approved کرو تُسی کی کیتا اے۔ وچارہ فیر پریشان، چپڑاسی فیر آیا اُس آکھیا کہ جناب فیر پریشان ہو اُس آکھیا ہن پیسے آ گئے نیں ہن کی کراں اُس آکھیا فائل منگواؤ ہو جائے گا۔ وزیر آکھیا فائل اُتے cutting ہوئے گی تے گل بڑی خراب ہو جائے گی۔ Cutting نہیں ہونی چاہندی، peon آکھیا تُسیں فائل منگواؤ cutting نیں ہوندی، اوہ وزارت میں ہی چلانداہاں میرا تجربہ اے، فائل آگئی اُس آکھیا اے جیہڑا not لکھیا ہویا اے تے t توں آں گے e لا دیو اے note approved ہو جائے گا کم سِدھا ہو جائے گا، کم سِدھا ہو گیا اُنج ہی ہویا۔

جناب سپیکر! ایتھے انج ہی وزارتاں چل رہیاں نیں note approved ہو رہے نیں بچالو سانوں اگر بچا سکدے ہو اپنے ایس طبقے نوں۔

جناب سپیکر! تُسیں زراعت نال وابستہ جے کوئی agriculturist میرے تے اعتراض نیں کرے گا۔ شہری میرے بھائی جیہڑے نیں اُوہ ضرور criticize کرن گے لیکن میں ایس ہاؤس توں معذرت نال اوہ سچ تے سننے پیندے نیں جدوں note approve کرو گے تے گلاں تے برداشت کرنیاں پین گئیاں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب بلال اکبر خان!

جناب بلال اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہو اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے پہلے موقع نہیں مل سکا سب سے پہلے تو میں آپ کو اور پورے ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ ختم نبوت کے لئے جو آپ نے قدم اُٹھایا، جو ہاؤس نے آپ کا ساتھ دیا اُس کے لئے آپ کو بہت مبارک ہو۔

جناب سپیکر!جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ہم ایک بات سنتے آرہے ہیں کہ زراعت اس ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔میں آج آپ کی اجازت سے کہنا چاہوں گا کہ آج ہم ایک عہد کرتے ہیں، ایک بات کرتے ہیں کہ یہ جو غلط بیانی ہم ہر دفعہ کرتے ہیں اس کو ہمیں ختم کرنا چاہئے۔ پاکستان کی 70 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے آپ کا تعلق بھی دیہات سے ہے اور میرا تعلق بھی دیہات سے ہے۔ تمام لوگوں کی روٹی روزی وہاں پر محنت مزدوری کر کے کھیتی باڑی کر کے چلتی ہے لیکن جب پوری گرمی میں محنت کر کے، سردی میں محنت کر کے کسان سال کے بعد اپنا حساب کرتا ہے تو اس کو پتا یہ چلتا ہے کہ اس کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دے سکے، اُس کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ وہ اپنے غریب، مجبور بوڑھے ماں باپ کا علاج کرا سکے اور نہ ہی اُس کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اچھا کھانا کھلا سکے۔

جناب سپیکر! ہم سب نے کسان کو بے یارو مددگار چھوڑ دیا ہے۔ میں یہاں پر سب کو یاد دلانا چاہوں گا کہ کسان کے پُرسان حال پر رحم کھانے کا جو ارادہ تھا وہ سب سے پہلے میاں محمد نواز شریف نے کیا انہوں نے چونگیوں کا نظام ختم کیا اور ایک عام کسان کے لئے منڈیوں کو کھول دیا۔ اُس کے بعد میں آپ کا نام لینا چاہوں گا آپ کی وزارت اعلیٰ کے اندر جب آپ نے کچے کھالے پکے کئے تو آپ نے کسان کی روز کی لڑائیوں سے جان چھڑا دی۔ اس کے بعد میاں محمد شہباز شریف نے خادم اعلیٰ روڈوں کا نیٹ ورک بچھا کر کسان کو منڈیوں تک آسان رسائی دی۔

جناب سپیکر! اسی طرح پچھلے دور حکومت میں پاکستان مسلم لیگ (ن) نے 352۔ارب روپے کا کسان package دیا جس کی وجہ سے کھاد سستی ہو گئی اور کسانوں نے کھاد ڈال کر اپنی پیداوار کو بھی بڑھا لیا۔ پاکستان کی economy کے اندر خاص طور پر زراعت کی economy کے اندر سب سے بڑا ہاتھ کپاس کا ہے۔ 19-2018 میں آپ کی کپاس کی پیداوار 10.6 million bales کی تھی، 20-2019 کے اندر جب پروڈکشن کو دیکھا گیا تو یہ پروڈکشن کم ہو کر 8.9 million bales پر آ گئی۔ یہ جو bales کی کمی ہے اگر آپ اس کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں کہ اس کا پاکستان کو کیا نقصان ہے؟ تو یہ 1.6 بلین ڈالر کا پاکستان کو نقصان ہے جس کے بارے میں ہم میں سے کوئی بندہ بات نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر! اس سے بھی خطرناک بات یہ ہے کہ 21-2020 کی جو پیداوار ہے جو رقبہ کپاس کے لئے کاشت کیا گیا اُس میں 10 فیصد اور کمی آگئی ہے جس کا مطلب ہے 800 سے 900 ملین ڈالر کا پاکستان کی economy کو ہم اور نقصان پہنچانے جا رہے ہیں۔ ہماری کپاس کو جو سب سے بڑا مقابلہ کرنا پڑتا ہے وہ شوگر کے ساتھ کرنا پڑتا ہے۔ ہماری شوگر مافیا اس قدر strong ہو چکی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے ایک پورا کمیشن بنایا اُس کمیشن کی رپورٹ آگئی اور آج بھی اُس کمیشن کی رپورٹ پر صرف باتیں ہو رہی ہیں اور شوگر مافیا کو کچھ بھی نہیں کہا جا رہا اور کوئی اُن سے پوچھنے والا نہیں ہے کہ 2018 میں جو چینی -/52 روپے کلو تھی اور آج کس کھاتے میں -/90 روپے کلو ہے؟ یہاں پر شوگر مافیا کو سبسڈی دی جاتی ہے اور اُس سبسڈی کا کوئی پرسان حال نہیں، کوئی بندہ نہیں جانتا سبسڈی کس کھاتے میں دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! جب آپ شوگر انڈسٹری کو promote کرتے ہیں تو آپ کپاس کا رقبہ کم کرتے ہیں، کپاس کی فصل اگر اچھی ہوتی ہے تو نہ صرف economy کے اندر آپ کا پیسا واپس آتا ہے اور وہ پیسا عام کسان کے پاس جاتا ہے۔ شوگر مافیا جب اپنی سبسڈی لے کر اپنے exports کر کے پیسا لے کر آتی ہے تو وہ پیسا صرف اربوں روپے کے حساب سے چند لوگوں کے گھروں میں جاتا ہے اور ہم اُس کھاتے میں صرف شوگر انڈسٹری کو promote کر رہے ہیں اور کپاس کو پیچھے ڈال رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر جو ہماری سب سے important فصل لگتی ہے جو ہماری فوڈ سکیورٹی کی بات ہے وہ گندم کی ہے۔ پاکستان میں 19-2018 کے اندر گندم کی پروڈکشن 24 ملین ٹن تھی، 20-2019 میں یہی پروڈکشن 23.6 ملین ٹن پر آئی ہے اس میں، میں کسی حکومت کو قصوروار نہیں ٹھہراتا اس میں کچھ تو بارشوں کا قصور تھا اور کچھ اور وجوہات بھی تھیں لیکن پروڈکشن same ہونے کے باوجود سوال تو یہ اُٹھتا ہے کہ جب 19-2018 میں 24 ملین ٹن آپ کے پاس گندم تھی اور 23.6 ملین ٹن آپ کے پاس گندم ہے تو یہ آپ کی گندم کے اندر قلت کیسے پیدا ہونی شروع ہو گئی؟

جناب سپیکر! آج آپ دیکھیں کہ وہی گندم کا آٹا جو -/750 روپے کا تھیلا ملتا تھا آج -/1100 روپے سے اوپر جا چکا ہے اور کوئی بندہ اس کے اوپر سوال نہیں کرنا چاہتا اور جب اس کے اوپر کسی نااہلی کی بات کی جاتی ہے تو آگے سے بہت اچھا جواب بنا دیا گیا ہے کہ مافیا بیٹھا ہوا ہے۔ یہ مافیا کون سا ہے، میں اس مافیا کو نہیں مانتا، یہ مافیا پی ٹی آئی ہے یا پی ٹی آئی کی حکومت ہے اس کے علاوہ کوئی مافیا نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! اس کا بہت آسان حل ڈھونڈا گیا پہلے گندم کو غلط طریقے سے export کیا گیا اور گندم کی قلت پیدا کی گئی جس کی وجہ سے قیمتیں اوپر گئیں۔ اب نئی گندم کے باوجود جب قیمتیں اوپر جا رہی ہیں procurement صحیح سے نہیں ہو رہی تھی تو بہت آسان حل ڈھونڈ کر منسٹر صاحب کو کہا کہ آپ اپنی منسٹری سے الگ ہو جائیں اور اُس کے بعد شاید یہ کیس ختم ہو جائے گا۔ ہم اس سے agree نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس سارے معاملے کی criminal investigation ہونی چاہئے کیونکہ اس کا جو اثر ہے وہ میرے اور آپ پر نہیں آرہا اس کا اثر عام فارمر پر آرہا ہے اور عام انسان کے اوپر جا رہا ہے جس کے لئے آج آٹا خریدنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ بات یہاں پر ختم نہیں ہوتی آج اگر آپ اخبار پڑھیں گے تو آپ دیکھیں گے وہ ملک جو پچھلے سال بھی گندم export کرتا رہا ہے اُس سے پچھلے سالوں میں بھی گندم export کرتا رہا ہے آج اُس کو ایک دم گندم import کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے اور گندم import کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ جو نااہلی اور نالائقی ہے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس کو کرپشن کے زمرے میں لے کر آئیں کیونکہ یہ ایک عام آدمی کے کھانے اور بھوک کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گا کہ بات یہاں پر ختم نہیں ہوتی۔ ہم آج دیکھتے ہیں کہ حکومتی نااہلی کی وجہ سے ٹڈی دَل ایک pandemic کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

جناب سپیکر! آج سے کچھ ماہ پہلے وفاق اور پنجاب حکومت کو اطلاع مل چکی تھی کہ دو سے اڑھائی ماہ میں ٹڈی دل کا ایک بہت بڑا جھنڈ آپ کے پاس پہنچنے والا ہے۔ یہ اطلاع سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب کے پاس بھی تھی، صرف صوبوں نے آپس میں coordination کرنی تھی اور انہوں نے دیکھنا تھا کہ اس کو کیسے روکا جائے۔

جناب سپیکر! پلانٹ پروٹیکشن کا ایک محکمہ 1962 میں بنایا گیا تھا جس کے پاس چھ یا آٹھ جہاز تھے اور جب کبھی ٹڈی دَل کا حملہ ہوتا تھا تو ان جہازوں کے ذریعے سپرے کرتے تھے۔ حکومت کی نااہلی اور نالائقی کا یہ حال ہے کہ دو اڑھائی ماہ کی وارننگ کے باوجود ہم نے اپنے ناکارہ کھڑے ہوئے جہازوں کو repair کروایا اور نہ ہی اس پر کوئی توجہ دی تو یہ سب کہانیاں اور باتیں ہیں اگر ہم چائنا یا ترکی سے کہتے تو وہ بھی ہمیں جہاز کرائے پر دے سکتے تھے۔ اس ٹڈی دل کو قابو کرنے کے لئے 40 سے 50 کروڑ روپے کی دوائی لگنی تھی لیکن آج سروے رپورٹ کہتی ہے کہ پاکستان کی فصلوں کو اس کی وجہ سے 40 سے 50 فیصد تک نقصان ہوگا تو یہ نقصان، کپاس، شوگر کین، سبزیوں اور گندم کو بھی ہوگا۔ ہم تو اپنے لئے خود مصیبتیں پیدا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ جس رقم کی بات کی گئی ہے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ میں اس حکومت کی صفت سے مطمئن نہیں ہوں۔ ان کو چاہئے اپنی کابینہ میں بیٹھ کر کیونکہ اپوزیشن کو تو یہ اچھوت سمجھتے ہیں۔ کسان کی ضروریات پر غور کریں اور جو آج کا کسان ان سے ڈیمانڈ کر رہا ہے اس پر غور کریں ان کو جو فوڈ سکیورٹی چاہئے اس پر غور کریں۔

جناب سپیکر! آپ پانچ سال بطور وزیراعلیٰ رہ چکے ہیں تو اُس دور میں آج تک ایسی کوئی بات سننے میں نہیں آئی تھی یہ اگر ہم سے مشورہ نہیں لینا چاہتے تو آپ سے مشورہ کرلیں اور مشورہ کر کے عوام کی خاطر کوئی بہتر قدم اٹھائیں کیونکہ اس طرح ان کی حکومت چل نہیں سکتی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اب محترمہ مہوش سلطانہ اپنی بات کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ایگریکلچر کی کٹ موشن پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں ابھی موجودہ گورنمنٹ کا ایگریکلچر کے حوالے سے بجٹ دیکھ رہی تھی تو انہوں نے ایگریکلچر کے لئے ٹوٹل 31.7 بلین روپے کا بجٹ رکھا ہے اور ریسرچ پر صرف 7.2 بلین روپے رکھے ہیں جو کہ مسلم لیگ (ن) کا 18-2017 کے بجٹ سے بھی 60 فیصد کم ہے۔

جناب سپیکر! ریسرچ ایگریکلچر میں بہت اہمیت کی حامل ہے تو مجھے حیرت ہے کہ گورنمنٹ ریسرچ کے بارے میں کیوں سنجیدہ نہیں ہے؟ اس سے پہلے جب ایجوکیشن کی بات ہوئی تو اس میں بھی ریسرچ بجٹ کو کم کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! ایگریکلچر کی بات ہو رہی ہے تو اس میں بھی ریسرچ بجٹ کو 18-2017 کے بجٹ کی نسبت 62 فیصد کم کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم ریسرچ میں نہیں جائیں گے تو شاید ہم ایگریکلچر میں کبھی ترقی نہیں کر پائیں گے۔ اس کے علاوہ میں نے اس پورے بجٹ کو دیکھا ہے تو اس بجٹ میں mostly جو منصوبے دیئے گئے ہیں وہ reactive ہیں اور proactive منصوبہ اس میں کوئی بھی نہیں ہے۔ جب تک ہم proactive نہیں ہوں گے اور ہم صرف reactions کی طرف جائیں گے تو ہمارا ایگریکلچر کا شعبہ خاطر خواہ ترقی نہیں کر پائے گا۔

جناب سپیکر! ایگریکلچر وہ شعبہ ہے جو کہ پنجاب میں GDP کا 18 فیصد دے رہا ہے لیکن اس سال ہم نے دیکھا کہ locust کا شدید ترین حملہ ہوا تو اس میں بھی proactive رہے اور نہ ہی reactive رہے اور اس کے لئے 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ میرے خیال میں شاید sufficient نہیں ہوں گے۔ کیا اس 4۔ارب روپے سے آپ locust کو ختم کریں گے یا farmers کو کوئی فائدہ دیں گے یا ان کے نقصان کا ازالہ کریں گے؟ ہماری جو GDP میں 18 فیصد ایگریکلچر کے حوالے سے contribution تھی وہ بھی obviously اس مرتبہ کم ہو گی۔

جناب سپیکر! میں بجٹ میں ایک چیز اور دیکھ رہی تھی کہ 2015 سے 2020 تک پوٹھوہار ریجن کو Olive Valley بنائیں گے جس کے لئے تقریباً 2 ملین درخت لگانے کا پلان تھا اور 2018 تک وہاں پر کوئی 10 لاکھ کے قریب پودے لگائے بھی گئے لیکن اب اس حوالے سے کوئی خاطر خواہ بجٹ نہیں رکھا گیا ہے۔ ہمارا بارانی ایگریکلچر انسٹیٹیوٹ ہے اس کے لئے بھی ریسرچ بجٹ نہیں رکھا گیا حالانکہ وہ بہت اچھا کام کر رہا تھا اور اُس نے Olives کی ہماری ضرورت کے مطابق

کئی نئی اقسام پر ریسرچ کی اور ان کو find out کیا۔ Olive Valley بھی بنائی جانی تھی تو میں ابھی دیکھ رہی تھی 16.7 ملین بجٹ رکھا گیا ہے جس میں پانچ اضلاع شامل ہیں تو میرے خیال میں یہ بہت insufficient budget ہو گا۔

جناب سپیکر! ہمارا علاقہ سالٹ رینج یا پوٹھوہار کا ہے وہاں کی ایک اور famous crop مونگ پھلی ہے وہاں کی مونگ پھلی بہت اچھی سمجھی جاتی ہے لیکن اس کو internationally market میں ابھی تک introduce نہیں کروایا گیا۔

جناب سپیکر! ہمارا چواسیدن مشہور تھا وہاں پر rose gardens ہوتے تھے وہاں کا جو rose water تھا وہ internationally famous تھا لیکن اب rose gardens بھی ختم ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! چواسیدن شاہ جیسی لوکاٹ میں گارنٹی سے کہہ سکتی ہوں کہ پوری دنیا میں کہیں بھی نہیں ملتی لیکن وہ بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے ہر علاقے کی اپنی فصلیں اور پھل ہوتے ہیں جن پر ریسرچ کرنا اور ان کو promote کرنا بہت ضروری ہوتا ہے ورنہ آہستہ آہستہ سے وہ ختم ہوتی جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں بھی تھوڑا بہت ایگریکلچر کو جانتی ہوں کیونکہ میرا تعلق بھی ایگریکلچر سے ہے، میرے والد صاحب بھی agriculturist تھے اور کچھ lands میں بھی own کرتی ہوں۔ ہمارا پوٹھوہار ریجن ہے جو کہ بارانی علاقہ ہے ہم وہاں پر گندم اُگاتے ہیں اور اس مرتبہ anticipated تھا کہ گندم کی فصل اچھی نہیں ہوگی کیونکہ وہاں پر کُنگی کا مرض آ گیا لیکن unfortunately جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہم proactive نہیں رہتے بلکہ ہم ہمیشہ reactive رہتے ہیں۔ ہمارے weather pattern change ہو رہے ہیں، سردیاں prolong کر رہی ہیں اور گرمیاں دیر سے آ رہی ہیں اور بارش pattern سے ہٹ کر کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو جاتی ہے۔ ہم لوگ جو کہ پوٹھوہار بارانی علاقوں میں رہتے ہیں ہم تو ٹوٹل بارش پر ہی depend کرتے ہیں تو اس وجہ سے ہمارے وہاں کے لوگوں کی specially wheat کی فصل بہت متاثر ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گی کہ وہاں پر ریسرچ کی کمی ہے کیونکہ لگاتار جب ایک ہی بیج استعمال کیا جاتا ہے تو اس کی وہ افادیت نہیں رہتی لیکن وہاں پر ابھی تک کوئی نیا بیج بھی متعارف نہیں کروایا گیا۔ اگر ایک بیج فائدہ مند ثابت نہیں ہو رہا تو اس کا متبادل کیا ہو گا تو اس طرح کی تمام چیزیں ریسرچ سے ہی ممکن ہیں and again I would like to say کہ یہاں پر ریسرچ بجٹ کو ضرور increase کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہر ضلع کی اپنی کوئی نہ کوئی specialty ہوتی ہے کہ کسی ضلع کی گندم اور کسی کی کپاس اچھی ہوتی ہے۔ اسی طرح سرگودھا کا citrus famous ہے اور کسی ضلع میں آم اچھے ہیں تو ہمیں ایگریکلچر کا ڈسٹرکٹ بجٹ وار allocate ضرور کرنا چاہئے اور policies بھی area wise or district wise design ہونی چاہئیں کیونکہ جہاں کی جو چیز اچھی ہے اس کے accordingly وہاں کے لوکل لوگوں کو اور خاص طور پر چھوٹے کاشتکاروں کو focus کرتے ہوئے پالیسی دی جائے تاکہ اس سے چھوٹے کاشتکاروں کو فائدہ حاصل ہو۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہی کہوں گی کہ میں گورنمنٹ کی policies سے satisfied نہیں ہوں لہٰذا ان کا بجٹ ختم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اب جناب نوید خان لودھی اپنی بات کریں۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں کہوں گا کہ اس وقت پوری دنیا میں حکومتوں کے لئے سب سے بڑا ایشو خوراک کی کمی کا ہے۔

جناب سپیکر! پوری دنیا میں اس حوالے سے کوشش کی جا رہی ہے کہ خوراک کی پیداوار بڑھانے کی کوشش کی جائے لیکن بدقسمتی سے ہمارا ملک جو کہ زراعت کے حوالے سے پہچانا جاتا تھا جو کہ ایک زرعی ملک تھا اور آج ہم بدقسمتی سے اس صوبے سے تعلق رکھ رہے ہیں جہاں پر گندم کو امپورٹ کیا جا رہا ہے تو یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے کیونکہ ہم نے نہ تو کوئی اعدادوشمار اکٹھے کئے ہیں کہ جس وقت گندم اُگائی جا رہی تھی اس وقت کسی بھی ڈسٹرکٹ میں یہ

کوشش نہیں کی گئی کہ جو علاقے گندم کی پیداوار کے لحاظ سے اپنا کوئی مقام رکھتے تھے وہاں پر کسی نے اس بات پر توجہ نہیں دی کہ وہاں پر گندم بیجی جارہی ہے یا کوئی اور فصل اُگائی جارہی ہے۔ سب سے بڑی خرابی تو ہماری وہاں سے شروع ہوئی اور اس کے بعد ایک سسٹم ہوا کرتا تھا کہ پہلے ہم لوگ بھی سفارشیں کرتے ہوتے تھے کہ آپ گندم زمیندار کی خریدیں محکمہ خوراک کا یہ حال رہا کہ انہوں نے گندم خریدنے کے لئے کیا کوئی کوشش کرنی تھی لوگوں کی اب یہ بدقسمتی ہو چکی ہے کہ یہاں پر اکثریت جو ہم بیٹھے ہیں ان کا تعلق زراعت سے ہے کہ ہمارے ہاں کسانوں کے گھروں میں چھاپے مارے جارہے ہیں۔ ایک ایک کسان جو اپنے گھر کے لئے اور جو اپنے بچوں کے لئے گندم رکھتا تھا اس پر ایک شرط لگا دی گئی ہے کہ آپ 20 یا 25 من سے زیادہ گندم نہیں رکھ سکتے۔ یہ خود تو عوام کو کچھ دے نہیں سکتے اور لوگوں کے گھروں میں بھی چھاپے مارے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ حکومت اس وقت پوری کوشش کر رہی ہے کہ stockist کو promote کیا جائے۔ گندم کی بین الصوبائی اور بین الاضلاعی پابندی کو ختم کر دیا گیا ہے۔ زمیندار سے حکومت نے -/1400 روپے فی من کے حساب سے گندم خریدی تھی لیکن اب stockists اس گندم کو دو ہزار روپے فی من کے حساب سے بیچ رہا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعظم نے شوگر مافیا اور آٹے کی shortage پیدا کرنے والوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی اور ہمیں اس کی بڑی خوشی ہوئی ہے۔ اس وقت پنجاب میں فیڈ ملز کی صورت میں ایک نیا بڑا مافیا بن چکا ہے۔ زمیندار فیڈ ملز والوں کو مکئی بیچ رہا ہے لیکن اس کی قیمت اسے تین ماہ بعد ادا کی جاتی ہے۔ پہلے یہ کام شوگر ملز مافیا والے کر رہے تھے اور اب یہی کام فیڈ ملز مالکان نے شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے گزارش ہے کہ جس طرح آپ نے گندم کا سرکاری ریٹ مقرر کیا ہے اسی طرح مکئی اور کپاس کا بھی سرکاری ریٹ مقرر کیا جائے تاکہ زمیندار کو پتا ہو کہ اسے اس فصل کی اتنی قیمت ملے گی۔

جناب سپیکر! آٹے کا جو تھیلا پہلے -/750 روپے میں مل رہا تھا وہ اب -/1150 روپے میں فروخت ہو رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ ہم نے یوکرائن سے گندم import کرنی ہے۔ اگر آپ آج ایل سی کھلوائیں گے تو اس میں کم از کم پچاس دن لگ جائیں

گے۔ میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ اگر واقعی اس نے گندم import کرنی ہے تو اس کا جلدی فیصلہ کر لیں۔ اس وقت زراعت کو سب سے بڑا خطرہ ٹڈی دل کا ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع ساہیوال ہڑپہ سے ہے۔ ہم محکمہ زراعت والوں سے پُوچھ پُوچھ کر تھک گئے ہیں کہ ٹڈی دل کے حوالے سے ہماری راہنمائی کریں اور آپ نے کس طریقے سے اس کا حل نکالنا ہے؟ وہ آگے سے کہتے ہیں کہ ہماری ابھی تک اس سلسلے میں کوئی تیاری نہیں ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اگر ہم ملک اور صوبے میں آٹا، چینی، دالیں اور خوراک کی دوسری چیزیں مہیا نہ کر سکے تو پھر ہم لوگوں کو فاقوں کی طرف لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں ایک شعر کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کروں گا۔

نہ ہم گرے نہ ہماری توقعات کے مینار گرے
مگر ہمیں گرانے میں بہت سے لوگ بار بار گرے

بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب چودھری محمد اقبال بات کریں گے۔ چودھری صاحب کو مائیک دیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میرے بھائی اور ساتھی نے خوراک کے حوالے سے بڑی اچھی باتیں کی ہیں۔ میں زراعت سے شروع کروں گا اور پھر بعد میں خوراک کے حوالے سے بھی بات کروں گا۔ شعبہ زراعت بڑا ہی وسیع subject ہے اور اس وقت need of the hour ہے۔

جناب سپیکر! جب سے یہ ہماری اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے میں اُس وقت سے شور مچا رہا ہوں کہ صوبہ پنجاب بھی زراعت کی طرف توجہ دے تا کہ ملک کے حالات بہتر ہو سکیں اور اس صوبے سے روشنی کا مینار بن کر نکلے لیکن میری اس گزارش پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! ہماری جو export items ہیں میں ان کی حالت زار کے بارے میں عرض کروں گا۔ پنجاب میں پہلے کپاس کی فصل تقریباً 6 ملین ایکڑ رقبے پر کاشت ہوتی تھی لیکن اب یہ فصل 4.5 ملین ایکڑ رقبے پر کاشت ہوتی ہے یعنی اس کی کاشت کم ہو گئی ہے۔ اس کی وجوہات میں ناقص کاٹن پالیسی اور اس فصل کو منافع بخش نہ بنانا شامل ہے۔ اب کاشتکاروں نے دوسری فصلیں

کاشت کرنا شروع کر دی ہیں۔ اب کسان مکئی، گنّا اور دھان کاشت کرنے لگے ہیں۔ پہلے کپاس کی پیداوار 9 ملین گانٹھیں ہوا کرتی تھی لیکن اب کم ہو کر اس کی پیداوار 6 ملین گانٹھیں رہ گئی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہو گا کہ 1990 میں صوبہ پنجاب میں کپاس اور گندم کی bumper crops ہوتی تھیں۔

جناب سپیکر! میں حکومت کو بار بار آگاہ کر رہا ہوں کہ اگر اس ملک کی حالت زار کو بہتر کرنا ہے اور معیشت کو اُوپر لے کر جانا ہے تو شعبہ زراعت کی طرف توجہ دی جائے۔ ہمارے پاس واحد راستہ ایگر کلچر کا ہے کیونکہ ہماری صنعتیں بھی بیٹھ گئی ہیں۔ ہمارے پاس بجلی اور نہ ہی گیس وافر ہے لہٰذا پاکستان کو خوشحال کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ شعبہ زراعت کی طرف توجہ دی جائے، اس کو بہتر کیا جائے اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے کوشش کی جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے خود بھی ایک بڑی اہم بات فرمائی تھی۔ اب پتا نہیں وزراء صاحبان نے وہ نوٹ کی ہے یا نہیں؟ آپ نے پوچھا تھا کہ جو ایگری کلچر یونیورسٹیاں ہیں ان میں کوئی ریسرچ کا کام ہو رہا ہے یا نہیں، آپ کا یہ سوال highlight تو ہوا تھا لیکن معلوم نہیں اس پر کوئی عملدرآمد ہوا ہے یا نہیں؟ جب تک نئے بیج نہیں آئیں گے اس وقت تک ہماری فی ایکڑ پیداوار نہیں بڑھ سکتی۔ پنجاب اور پاکستان میں جب میکسی پاک کا بیج آیا تو پوری دنیا میں گندم کی قلت ختم ہو گئی تھی۔ ہمارا کسان بڑا hard working ہے۔ ہمارے ملک میں بڑا اعلیٰ اریگیشن سسٹم موجود ہے اور بڑی اعلیٰ زمین ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارا پڑوسی ملک انڈیا ہم سے زیادہ پیداوار حاصل کر رہا ہے؟ میں آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب انڈیا کے اندر قحط کا عالم تھا۔ وہاں پر گندم نہیں مل رہی تھی۔

جناب سپیکر! انہوں نے زراعت کی طرف توجہ دی، ایک سال بھرپور محنت کی، کسانوں کو یونین کونسل لیول پر، ان کے door step پر تمام سہولیات مہیا کیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں پر بہت زیادہ گندم پیدا ہوئی۔ میں نے ان گنہگار آنکھوں سے خود Time Magazine میں پڑھا ہے۔ وہاں پر لکھا ہوا تھا کہ A problem of plenty یعنی وہاں پر گندم اتنی زیادہ پیدا ہو گئی کہ اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ ہمارا کسان محنتی ہے اور زمین بھی زرخیز ہے تو پھر ہمارے حالات کیوں بہتر نہیں ہو رہے؟ اس لئے کہ ہم policies ٹھیک نہیں بنا رہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر زراعت سے بڑی مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ نئے بیجوں کے حوالے سے کام کریں۔ لوگوں کو صحیح بیج نہیں مل رہے۔ جب تک کسان کو صحیح بیج نہیں ملے گا تو پیداوار نہیں بڑھے گی۔ میں paddy کا کاشتکار ہوں اگر نرسری صحیح نہیں ہو گی تو پھر کبھی بھی paddy کی فصل بہتر نہیں ہو سکے گی۔ ہمارے صوبے میں بیجوں کے معاملات بڑے خراب اور ڈھیلے ہیں۔ سیڈ کارپوریشن کسانوں کو معیاری اور مطلوبہ تعداد کے مطابق بیج مہیا نہیں کر رہا۔ کاٹن کی فصل کا بیڑا غرق صرف غیر معیاری بیج کی وجہ سے ہوا ہے۔ اسی طرح غیر منظور شُدہ بیجوں نے بھی کسانوں کا بڑا نقصان کیا ہے۔ زرعی ادویات کی طرف بھی توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ سفید مکھی اور دوسری بیماریوں نے جب کپاس کی فصل پر حملہ کیا تو حکومت کی طرف سے اس کا کوئی تدارک نہیں کیا گیا۔ صوبہ پنجاب میں اس بیماری کے تدارک کے لئے مناسب زرعی ادویات موجود نہیں ہیں۔ ساری دنیا میں شعبہ زراعت سبسڈی پر چلتا ہے۔ ہمارے ہاں گندم کے بیج پر سبسڈی دی گئی لیکن وہ زمینداروں تک نہیں پہنچ سکی۔ آپ بے شک اس کی تحقیق کروا لیں۔ اسی طرح کھاد کے اُوپر -/500 روپے فی بیگ کے حساب سے سبسڈی دی گئی لیکن تمام کاشتکاروں کو یہ سبسڈی نہیں پہنچ سکی۔ سیڈ سیکٹر کو مضبوط کرنا اشد ضروری ہے لیکن صوبہ پنجاب میں اس بابت کوئی کام نہیں ہو رہا لہٰذا اس جانب توجہ دی جائے۔ اگر یہی حالات رہے تو پھر شعبہ زراعت کبھی بھی ترقی نہیں کر سکے گا۔ ہمیں ایگریکلچر growth کے لئے مسلسل سرمایہ کاری کی ضرورت ہے اور زرعی ریسرچ کے اندر بھی improvement ہونی چاہئے۔ اگر اس جانب توجہ نہ دی گئی تو پھر شعبہ زراعت کے حالات جُوں کے تُوں رہیں گے۔

جناب سپیکر! پنجاب کی زمین کا water logging and salinity بیڑہ غرق کر رہی ہے لیکن اس کے تدارک کے لئے حکومتی سطح پر کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اس جانب ابھی سے بڑی توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ زمین کو water logging and salinity سے بچایا جا سکے۔ آپ چولستان کی طرف چلے جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ انڈیا کے اندر ہمارے بارڈر کے ساتھ ساتھ جو زمین ہے وہ سرسبز و شاداب ہے جبکہ ہمارا یہ علاقہ غیر آباد پڑا ہوا ہے۔ پنجاب کی یہ غیر آباد زمین کس نے آباد کرنی ہے اور اس کے اُوپر کیوں توجہ نہیں دی جا رہی؟

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ ہمارے ملک میں پانی کو store کرنے کی capacity بہت کم ہے۔ ہمارے پاس جو ڈیمز موجود ہیں ان کے اندر silting ہو رہی ہے اور دن بدن پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش کم ہو رہی ہے۔ پانی اور زراعت کا رشتہ ایسا ہے جیسا کہ جسم میں خون ہوتا ہے۔ اگر ڈیمز بہتر نہیں کئے جائیں گے، de-silting کا کوئی پروگرام نہیں بنایا جائے گا اور نئے ڈیمز نہیں بنائے جائیں گے تو پھر حالات بہتر نہیں ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں تھوڑی سی ان figures سے ہٹ کر بات کرنی چاہوں گا۔ اگر کوئی آدمی وکیل ہے تو اس کی بڑی خواہش ہو گی کہ میرا ایک بیٹا وکیل بن جائے، اگر کوئی جنرل ہے تو اس کی بڑی خواہش ہو گی کہ میرا بیٹا جنرل بن جائے اور ڈاکٹر کہتا ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر بن جائے۔ یہاں سارے زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں اور ایوان میں اکثریت زمینداروں کی ہے۔

جناب سپیکر! آپ دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کوئی زمیندار کہتا ہے کہ میرا بیٹا زمیندارے میں رہ جائے؟ کیوں نہیں رہنا چاہتا؟ اس لئے کہ یہ منافع بخش پیشہ نہیں رہا۔ جب تک ہم زراعت کو منافع بخش پیشہ نہیں بنائیں گے اس وقت تک ہمارے حالات بہتر نہیں ہوں گے۔ فی ایکڑ پیداوار بڑھائیں۔

جناب سپیکر! آپ خود پانچ سال وزیر اعلیٰ پنجاب رہے ہیں اور اس وقت میں آپ کو محکمہ خوراک کے حوالے سے assist کیا کرتا تھا۔ اس دور میں کبھی آٹے کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ بڑا پریشان ہوا، میں نے آپ سے گزارش کی کہ گندم بہت زیادہ پیدا ہو گئی ہے اور ابھی پچھلی گندم بھی ہمارے پاس پڑی ہوئی ہے۔ ہم اتنی زیادہ گندم کا کیا کریں گے؟ تو آپ نے کہا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک بیان دوں گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔ صبح اخبار میں آپ کا ایک بیان آیا جس میں آپ نے فرمایا کہ میں آخری دانے تک گندم خریدوں گا۔ آپ کے اس بیان سے پوری مارکیٹ balance ہو گئی، زمیندار کو گندم کے پورے پیسے ملے اور خریداری بھی پوری ہو گئی۔

جناب سپیکر! یہاں تو کوئی پالیسی نہیں بن رہی اور کوئی کام نہیں کر رہا۔ ہمارے وزیر زراعت ماشاءاللہ بڑے محنتی ہیں لیکن حکومت اُن کی سرپرستی نہیں کر رہی۔ حکومت وزیر زراعت کا بھرپور ساتھ دے، زراعت کو first priority دی جائے تاکہ صوبہ پنجاب فصلات کی زیادہ سے زیادہ پیداوار دے۔ آپ کو پتا ہے کہ پنجاب گندم کی ماشاءاللہ اتنی پیداوار دیتا ہے کہ پنجاب food basket کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ انڈیا کا پنجاب ہمارے پنجاب کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہے کیونکہ زیادہ پنجاب ہمارے حصے میں آیا ہوا ہے تو ایسا کیا مسئلہ ہو گیا ہے کہ ہم گندم export کرنے کی بجائے import کرنے لگ گئے ہیں اور کاٹن بھی ہم export کرنے کی بجائے import کر رہے ہیں۔ صوبہ پنجاب کا rice بہت بڑا export item تھا اس کے حالات بھی بہت خراب ہیں تو براہ مہربانی ساری کی ساری subsidies ایگریکلچر میں ڈالیں۔ حکومت ساری کی ساری سبسڈی شوگر مافیا اور آٹا مافیا کو دے رہی ہے کیا کاشتکار کا حق نہیں ہے کہ اس کو سبسڈی دی جائے۔ ٹریکٹر کی قیمتیں دیکھیں کہاں پہنچ گئی ہیں اور جتنے implements باہر سے آتے ہیں اُن کی قیمتیں کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہیں اُن کی excise duty کم نہیں ہو رہی اور اُن کی import duty بھی کم نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! حکومت کو چاہئے کہ وہ زراعت کے لئے مفت implements دے اور حکومت اگر یہ نہیں کر سکتی تو کم از کم زراعت کے implements سستے دے تاکہ کسان کی cost of production کم ہو اور جب cost of production کم ہو گی تو پھر وہ کم قیمت میں بھی گزارہ کر لے گا۔

جناب سپیکر! میری آخری گزارش یہ ہے کہ کاشتکار کو اُس کی پیداوار کا صحیح صلہ نہیں ملتا اور کسان کا صحیح صلہ اس لئے slip ہو رہا ہے کہ کوئی بھی فصل جب کسان کے پاس ہوتی ہے تو اُس کا rate اور ہوتا ہے اور صرف ایک مہینے بعد rate اور ہو جاتا ہے۔ کسان کی یہ حالت زار دیکھ کر رونا آتا ہے تو آپ سے میری گزارش ہے کہ اس مطالبہ زر کو مسترد کریں اور ہماری کٹوتی کی تحریک کو منظور فرمائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب خالد محمود!

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ایگریکلچر اور فوڈ کی کٹ موشن پر بولنے کا موقع دیا۔ میں اپنی بات کا آغاز اس شعر سے کرنا چاہوں گا:

کُجھ اُنج وی راہواں اوکھیاں سن
کُجھ گَل وچ غم دا طَوق وی سی
کُجھ شہر دے لوک وی ظالم سَن
کُجھ سانُوں مَرن دا شَوق وی سی

جناب سپیکر! میں ایگریکلچر اور فوڈ کے حوالے سے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ پاکستان کی معیشت، پاکستان میں بسنے والے لوگ اور آپ کے سمیت اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران کا تعلق کاشتکار گھرانوں سے ہے تو میں سب سے پہلے تو یہ کہوں گا کہ جب گندم کی فصل بوئی جارہی تھی تب گرداوری کا کوئی مناسب نظام نہ بنایا گیا کسی ضلع میں بھی گرداوری کے نظام کو اچھے طریقے سے نہ دیکھا گیا جس کی وجہ سے آج ہمیں گندم کی خریداری کا target achieve کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے۔ جب کسان اپنے گھر کے استعمال کے لئے کھیت سے گندم گھر لارہا ہوتا ہے تو گندم کی خریداری کا target پورا کرنے کے لئے AC صاحبان، تحصیلدار صاحبان یا محکمہ خوراک والے اُس غریب کسان کو روک لیتے ہیں کہ آپ 25 من سے زیادہ گندم گھر نہیں لے کے جاسکتے تو جب کسان 25 من گندم اپنے گھر لے کر آئے گا تو وہ اُس گندم میں سے کیا کھائے گا اور آنے والے سال کے لئے اُس میں سے گندم کا بیج کیا رکھے گا؟ یہ وہ ناکام پالیسیاں ہیں جن کی وجہ سے ہم گندم کی خریداری کا target achieve کرسکے، نہ ہم اس صوبہ کو کامیاب رکھ سکے جو ہمیشہ گندم کے حوالے سے surplus رہا۔ آج سے دوماہ پہلے جب گندم کی فصل تیار ہو کر آئی تو اُس وقت حکومت -/1400 روپے فی من اُس گندم کو خرید رہی تھی جبکہ ٹھیک دوماہ بعد آج گندم کا ریٹ عام آدمی کے لئے 2 ہزار روپے کو چُھو رہا ہے تو اس حکومت کی پالیسی کے مطابق ایک یا دوماہ کے بعد گندم کی قیمت -/1400 روپے فی من سے 2 ہزار روپے فی من تک چلی گئی۔

جناب سپیکر! مجھے پتا چلا ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق پنجاب کے پانچ بڑے شہروں لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کی flour mills کو grind کرنے کے لئے -/300 روپے فی من گندم کم کرکے دی جا رہی ہے یعنی اگر گندم کی قیمت -/1850 روپے فی من ہے تو flour mills کو -/1550 روپے فی من دی جا رہی ہے تو پھر ہمارے چھوٹے شہروں میں رہنے والے بے چارے مزدوروں اور غریب کسانوں کا کیا حال ہوگا؟

جناب سپیکر! میرا تعلق بورے والا شہر سے ہے تو بورے والا شہر یا ضلع وہاڑی میں جتنی flour mills ہیں اُنہیں گندم اگر -/1800 یا -/1900 روپے فی من کے حساب سے دی جائے گی تو پھر مارکیٹ میں آٹا 2 ہزار روپے فی من سے کم نہیں ملے گا۔ یہ تبدیلی سرکار کی پالیسی ہے کہ غریب آدمی بھوک سے ہی مر جائے۔ ان ناقص پالیسیوں کی وجہ سے flour mills کو گندم جب عام routine میں خریدنی پڑتی ہے تو اُنہیں سب سے پہلے ایک application لکھ کر DFO کے پاس جانا پڑتا ہے، DFO اُنہیں permit دیتا ہے اور جب وہ flour mills والے گندم خرید کر اپنی mills کی طرف لاتے ہیں تو راستے میں اُنہیں تحصیلدار دَھر لیتا ہے کہ حکومت کا گندم کی خریداری کا target ابھی پورا نہیں ہوا لہذا آپ یہ گندم محکمہ خوراک یا پاسکو کو دیں اور خود بعد میں گندم لیں تو flour mills والے چوری چھپے گندم خرید کر غریب لوگوں کے لئے آٹا بنا رہے ہیں۔ پنجاب ہمیشہ سے گندم کے لحاظ سے surplus رہا ہے لیکن آج کانوں میں آواز سُنائی دے رہی ہے کہ یوکرائن سے 10 لاکھ ٹن گندم خرید کر import کی جائے گی تو اس نااہل حکومت کے لئے یہ شرمناک بات ہے کہ یہ صوبہ گندم برآمد کرنے والا تھا لیکن ان کی ناقص پالیسیوں نے انہیں یوکرائن سے گندم منگوانے پر مجبور کر دیا۔ یوکرائن سے گندم منگوانی ہی ہے تو اُس کے لئے کم از کم پچاس دن درکار ہوں گے تو اگر یہ کام آج سے شروع کیا جائے گا تو پھر شاید ہم بحران سے بچ سکیں گے وگرنہ اگر یہی حالات رہے تو مافیا آٹے کا بحران بھی پیدا کر دے گا۔ بعد میں صرف ایک رپورٹ شائع ہو جائے گی کہ یہ مافیا کا کام ہے مگر بعد میں اُس پر عمل نہیں ہو گا۔ آج تک چینی بحران والی رپورٹ پر چونکہ عملدرآمد نہیں ہو سکا تو پھر آٹا بحران کی رپورٹ بھی پبلک کر کے ختم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں ایک بات اور بتاتا چلوں کہ یوکرائن سے جب گندم آئے گی اور grind کرنے کے لئے flour mills میں پہنچے گی تو 20 فیصد گندم درآمد شدہ ہوگی اور 80 فیصد مقامی گندم ہوگی جس کو mix کر کے grind کیا جائے گا تو میری سمجھ کے مطابق وہ آٹا صحت کے لئے مُضر ہوگا جس سے غریب آدمی متاثر ہوگا۔

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ(ن) کے دور میں کسانوں کو 352-ارب روپے کی سبسڈی سے پُختہ کھال اور پُختہ نہریں بنائی گئیں اور آپ کے وزارتِ اعلیٰ کے دَور میں بھی پُختہ کھال اور پُختہ نہریں بنانے کے لئے سبسڈی دی گئی تو یہ حکومت پچھلے دو سالوں کے دوران کوئی ایک بھی ایسا منصوبہ بتا دے جس سے زمیندار کو خوشحال کرنے کے لئے، اُس کی فصل کی پیداوار میں اضافے کے لئے کوئی ایسا قدم اُٹھایا جا رہا ہو یا اس بجٹ میں کوئی ایسی تجویز رکھی گئی ہو جس سے ہمارا ملک ان بحرانوں سے نکل سکے۔

جناب سپیکر! دو اڑھائی ماہ پہلے وزیر زراعت اور سیکرٹری زراعت کو جب ٹِڈی دَل کا علم ہو گیا تھا تو اُس پر بھی آج تک کسی قسم کی کوئی پالیسی نہیں بنائی گئی کہ اس آفت سے کیسے نپٹنا ہے۔ ابھی میرے بھائی نے کہا تھا کہ ٹِڈی دَل پر کم از کم جہازوں کے ذریعے سپرے کر دی جاتی تا کہ اُس کا خاتمہ ہو سکتا۔ سُنید ہے کہ پاکستان میں آج تک ٹڈی دَل کی وجہ سے فصلوں کا 900-ارب کے قریب نقصان ہو چکا ہے اور اگر اس پر قابو نہ پایا گیا تو آنے والے کل میں 2 ہزار ارب روپے کے قریب فصلوں کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس بات پر دلاتا چلوں کہ میرے بورے والا شہر میں زرعی یونیورسٹی کا ایک کیمپس موجود ہے اور ریسرچ سنٹر بھی ہے لہٰذا چھوٹے کاشتکاروں کو سہولت دینے کے لئے وہاں ریسرچ لیبارٹری بنا دی جائے تا کہ ریسرچ لیب سے ٹیسٹ کروا کر بیج کاشت کئے جائیں۔ جیسے یوسف والا میں گورنمنٹ کا ریسرچ سنٹر موجود ہے اُس کی output چالیس یا پینتالیس من فی ایکڑ ہے۔ اس کے بالکل parallel وہاں Pioneer کا ریسرچ سنٹر ہے جس کی اوسط کم از کم 100 من فی ایکڑ کے قریب ہے اور یہ اس نااہل حکومت کی پالیسیوں پر باعثِ شرم بات ہے۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کا تعلق زمیندار گھرانے سے ہے لہٰذا میں آپ کی توجہ اس بات پر دلانا چاہوں گا کہ صوبہ پنجاب میں کسان کا صوبائی صدر چودھری رضوان جب ان پالیسیوں کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے گھر سے نکلا تو اسے تھانہ سٹی عارف والا میں قید کر دیا۔ جب کسان کی آواز اٹھانے والے کو بند کر دیا جائے گا تو پھر کسان اور معیشت کا یہی حال ہو گا۔ پھر آٹا مافیا، چینی مافیا اور سارے مافیا زور میں ہوں گے۔ اس بجٹ میں جو سبسڈی رکھی گئی ہے یہ بھی صرف خاص مافیا کو نوازنے کے لئے دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! لہٰذا میری آپ سے استدعا ہے کہ تمام سبسڈیز کاشتکاری کے حوالے سے رکھی جائیں تاکہ ہمارے پاکستان میں زمیندار خوشحال ہو۔ جب زمیندار خوشحال ہو گا تو پاکستان کی معیشت مضبوط ہو گی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ زراعت ہمارے ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زراعت اور انڈسٹری گاڑی کے دو پہیے ہیں اور گاڑی اُس وقت تک نہیں چل سکتی جب تک دونوں شعبے ترقی نہ کریں۔ زراعت کی ترقی کے لئے ہمیں انقلابی اقدامات اُٹھانے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! اس وقت زراعت کی صورتحال یہ ہے کہ ہمارا زمیندار کسمپرسی کا شکار ہے اور اس کو اپنی فصلوں کی مناسب قیمتیں بھی نہیں مل رہیں۔ اگر وہ فصل تیار کرتا ہے تو اس کو دربدر کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔

جناب سپیکر! آج سے دو سال پہلے (ن) لیگ کی حکومت میں ہم محکمہ خوراک کو request کرتے تھے کہ ہماری گندم لے لو لیکن گندم رکھنے کے لئے گوداموں میں جگہ نہیں ہوتی تھی اور اس دفعہ میرے اپنے شہر میں آدھے گودام خالی پڑے ہیں۔

جناب سپیکر! اب محکمہ ہمیں request کر رہا ہے کہ گندم لے کر دو۔ یہ چھوٹے زمینداروں کے گھروں میں چھاپے مار رہے ہیں اور پکڑ کر تھانوں میں بند کر رہے ہیں یعنی آج ہمارے غریب زمیندار کی یہ صورتحال ہے۔ اگر ہم نے زراعت کو ترقی دینی ہے تو اس کے لئے

ہمیں زراعت کے شعبے ریسرچ کو فعال کرنا پڑے گا۔ ہمیں گندم، چاول اور گنا جیسی فصلوں کے لئے ایسے بیج دریافت کرنے پڑیں گے جو پیداوار کے لحاظ سے وائرس سے پاک ہوں گے۔ جب ہم فصل کی قیمت لگاتے ہیں تب فصل کی cost of production کو بھی دیکھنا چاہئے اور فصل کی قیمت لگاتے وقت چھوٹے زمیندار کو بھی کمیٹی میں شامل کرنا چاہئے تاکہ وہ بتائے کہ اس فصل پر اتنی لاگت آتی ہے۔ یہ نہیں کہ آپ دفتروں میں بیٹھ کر قیمت لگادیں پھر زمیندار بے چارا دربدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرے۔ کھاد اور pesticides کی قیمتوں کو کم کرنا چاہئے کیونکہ زمیندار کو اُس وقت ہی اچھا منافع ملے گا جب ان چیزوں کی قیمتیں کم ہوں گی۔ اگر ہم نے زراعت کو ترقی دینی ہے تو اس کے لئے ہمیں اچھے منصوبے بنانے پڑیں گے۔ ہمارے پڑوسی ملک انڈیا میں ہر گاؤں پر ڈپو بنے ہوئے ہیں جو زمیندار کو کھاد، pesticides اور بجلی کے بل بھی دیتے ہیں۔ انڈیا میں جب زمیندار کی فصل تیار ہو جاتی ہے تو ڈپو خود خرید کرتا ہے۔

جناب سپیکر! ایک دفعہ ملائشیا میں ٹماٹر اتنا زیادہ ہوا کہ حکومت پریشان ہو گئی لیکن اُس وقت کے وزیر اعظم مہاتیر نے کہا کہ جو کچھ بھی ہو ہم نے ٹماٹر خریدنا ہے کیونکہ ہم نے زمیندار پر ظلم نہیں ہونے دینا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے آپ کو، اس ہاؤس کو اور اپنی بہن خدیجہ عمر کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے ختم نبوت کا تاریخی بل پاس کیا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں ایک شعر بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔

عروج اتنا نصیب ہو تجھے زمانے میں
کہ آسماں تیری بلندیوں پہ ناز کرے

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بات شروع کرنے سے پہلے آپ کو، اپنی بہن خدیجہ عمر اور پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ ایک historical کام کیا گیا ہے۔ جب اس کی ابتدا ہوئی تھی تو آپ کی ذات ہے جس نے سب سے پہلے یہ الم بلند کیا۔ آپ اور یہ ایوان مبارکباد کا مستحق ہے۔

جناب سپیکر! زراعت پر ہمارے دوستوں نے بڑی تفصیل سے بات کی ہے لیکن یہاں پر زمیندار کی تعریف ہی غلط ہے۔ پاکستان اور بالخصوص پنجاب میں 78 سے لے کر 82 فیصد تک چھوٹے زمیندار ہیں جن کے پاس ½12 ایکڑ سے پچیس ایکڑ سے کم رقبہ ہے۔ سات فیصد وہ لوگ ہیں جن کو میں اپنی کتاب میں جاگیردار کہوں گا کیونکہ ان کے پاس بڑے بڑے رقبے ہیں اور کچھ 100 فیصد سے زیادہ والے بھی ہیں۔

جناب سپیکر! بدقسمتی یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں اور بالخصوص ان دو سالوں میں پالیسی وہ لوگ design کر رہے ہیں جن کا ایگریکلچر سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو پتا ہی نہیں ہے کہ تربوز کھیت میں ہو گا یا درخت پر ہو گا۔ ان لوگوں کو پتا ہی نہیں ہے کہ گندم سٹے پر ہوتی ہے یا کسی ٹہنی کے ساتھ لٹکی ہوتی ہے اور یہی لوگ پالیسیاں دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس مطالبہ زر میں کہا گیا ہے کہ 17۔ ارب 92 کروڑ 30 لاکھ 26 ہزار روپے ایگریکلچر کی مد میں دیئے جائیں لیکن فیصلہ آپ اور یہ معزز ایوان کرلے کہ زمیندار بے چارے کا سسٹم زمین کی تیاری سے لے کر بیج پھینکنے، پانی لگانے، کاشت کرنے اور فصل کاٹنے تک چلتا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہم زمیندار کو کیا دے رہے ہیں کیونکہ زمین کی تیاری میں زرعی آلات اور ٹریکٹر وغیرہ involve ہوتے ہیں۔ ہر انڈسٹری والے اور مل مالکان کو relief ملتا ہے جو ملنا چاہئے لیکن 70 فیصد زراعت جس پر آپ base کرتے ہیں اس کے لئے کچھ بھی نہیں ہے جبکہ ہم بار بار کہتے ہیں کہ یہ ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ٹریکٹر کی قیمت 13 لاکھ روپے ہے لیکن ایک ٹریکٹر پر 70 قسم کے ٹیکسز ہیں۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ یہ 17۔ ارب روپے مانگیں لیکن ساتھ یہ اعلان بھی کریں کہ زمیندار کے لئے جو ٹریکٹر آئے گا اُس پر کوئی ٹیکس نہیں ہو گا۔ یہ بالکل 17۔ ارب روپے لیں لیکن اعلان بھی کریں کہ ایگریکلچر سے زمین کی تیاری کے متعلق جو product اور مشینری آئے گی اُس پر کوئی ٹیکس نہیں ہو گا۔ یہ پیسے بالکل لے لیں۔

جناب سپیکر! اب دوسرا فیز بیج ہے اور میں بڑا confident ہو کر کہتا ہوں کہ کیا اس وقت مارکیٹ میں زراعت سے متعلقہ یعنی زمیندار سے متعلقہ بیج available ہیں؟ کوئی ایک بیج بھی ایسا نہیں جس کو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ endorse کرتا ہوں کہ یہ معیاری بیج ہے۔

جناب سپیکر! اپنی مدد آپ کے تحت، اپنی تحقیق کے تحت، اپنے تجربے کے مطابق زمیندار وہ بیج لیتا ہے اور اللہ کی آس پر چھوڑ دیتا ہے کہ اس کو پھل لگ جائے یا اجڑ جائے۔ یہ ریسرچ میں پیسے بڑھائیں، یہ ریسرچ میں نئے بیجوں کی productکے لئے کام کریں اور پیسے لیں تو ہم کہیں گے کہ 17-ارب روپے دیں لیکن جب آپ ریسرچ کے پیسے کم کر دیں گے تو بھی 17-ارب روپے تو آپ کو نہیں ملیں گے۔

جناب سپیکر! اب تیسرا فیز ہے کہ جو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ چار ڈیپارٹمنٹس attachہیں ان میں زمیندار کے ساتھ اریگیشن بھی ہے، Industriesڈیپارٹمنٹ کا پرائس کنٹرول سیکشن بھی ہے اور لائیو سٹاک بھی ہے۔ کیا ہی مناسب ہو تا کہ حکومت announceکرتی کہ ایگریکلچر کو promoteکرنے کے لئے ہم جو یہ پانچ چیزیں زمیندار سے متعلقہ ہیں ان کو اکٹھا کر کے ان کا ایک بورڈ بناتے ہیں۔ یہ ون ونڈو باقی تمام ڈیپارٹمنٹس کو دیتے ہیں لیکن یہ زمیندار کو ون ونڈو کیوں نہیں دیتے اور اس کو facilitateکیوں نہیں کرتے؟

جناب سپیکر! میرا point of view ہے کہ اگر آپ سپورٹ پرائس فصل کی تیاری سے پہلے announceکریں گے تو آپ کو اس کا اچھا responseملے گا۔ موجودہ حکومت نے جو سپورٹ کنٹرول announceکی وہ اس وقت کی جب گندم کی فصل تیار ہو چکی تھی اور ویسے بھی فصل کم کاشت ہوئی ہے لیکن جس بھیانک انداز سے اور جس بھونڈے انداز سے زمیندار کا معاشی قتل کر کے اس سے انہوں نے گندم لی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر میں صرف یہی کہوں گا کہ آج آپ میری بات نوٹ کر لیں کہ پنجاب میں جو آج گندم کاشت ہوئی ہے next timeاس سے آدھی کاشت ہو گی اور اس کی سب سے بڑی ذمہ دار موجودہ حکومت کی پرچیز پالیسی ہو گی۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال میں پڑھتے تھے، اس کے بعد میں endکر دوں گا تو 2:00 بجے سکول سے چھٹی ہوتی تھی۔ ساتھ ہی کربلا گامے شاہ ہے وہاں پر چھٹی کے وقت ایک مداری بیٹھا ہوتا تھا جس نے اپنے سامنے کوئی 20 یا 25 بوتلیں رکھی ہوتی تھیں اور اچھے خاصے سمجھدار چار، پانچ سو لوگوں کو وہ اپنی ڈگڈگی کے ذریعے اکٹھے کر لیتا تھا۔ وہ آواز کچھ اور دیتا تھا لیکن کبھی بواسیر کی دوائی فروخت کر دی، کبھی پیٹ درد کی دوائی فروخت کر دی اور کبھی

ٹخنوں میں درد کی دوائی فروخت کر دی یعنی تمام قسم کی چیزیں فروخت ہو گئیں لیکن اصل چیز آج تک نہیں نکل سکی۔

جناب سپیکر! اب میں تقابل کرتا ہوں کہ یہ حکومت بھی وہی مداری والا کام کر رہی ہے۔ میری استدعا ہے کہ یہ 17۔ارب 92 کروڑ 30 لاکھ 26 ہزار روپے کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔ ویسے پانچ سال آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور آپ وزیر اعلیٰ پنجاب رہے۔ میاں محمد شہباز شریف بھی رہے تو ہر کام کرنے میں بندے کی نیت نظر آ جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ تو (ن) لیگ سے اچھا مشورہ بھی بالکل نہیں لیں گے لیکن میں انہیں مشورہ دیتا ہوں کہ ان کے پاس مشورے کے لئے ایک اچھے آدمی جناب پرویز الٰہی کی صورت میں موجود ہیں تو یہ ان سے مشورہ لے لیا کریں شاید تو پنجاب کے لئے یہ کچھ بہتر کر سکیں۔ بہت شکریہ مہربانی۔ پاکستان زندہ باد

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج زراعت اور خوراک کے بارے میں سارے دوستوں اور ساتھیوں نے discussion میں حصہ لیا تو میں بطور ممبر اسمبلی اور ایک عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ سمجھتا ہوں کہ زراعت جو ملک پاکستان میں ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس ملک میں بسنے والی عوام کا 70 سے 80 فیصد انحصار زراعت کے پیشے سے ہے۔ اس میں بہت بڑے زمیندار تو شاید چار یا پانچ فیصد ہی ہوں گے جن کی 100 ایکڑ یا اس سے زائد زمین ہو گی باقی کوئی 12 ایکڑ والے ہیں، کوئی 25 ایکڑ والے ہیں، کوئی 4 ایکڑ والے ہیں اور کوئی دو ایکڑ والے ہیں تو چھوٹے زمینداروں کی زیادہ اکثریت ہے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے 17۔ارب 92 کروڑ 30 لاکھ اور 26 ہزار روپے کا مطالبہ زر دیا ہے جس پر ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا اور اس ایوان کو بھی کوئی اعتراض نہ ہوتا اگر انہوں نے آلو کی ایکسپورٹ کے لئے کچھ کیا ہوتا اور اگر انہوں نے مکئی کے لئے اور اس کی ایکسپورٹ کے لئے کچھ اقدام کیا ہوتا۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں بہتر طور پر ہے کہ اس دفعہ انہوں نے گندم کے زمیندار اور کسان کے ساتھ جو حال کیا ہے۔ شریف آدمی جو محنت کر کے، دن رات اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر پہلے بیج خریدتا ہے پھر دن رات اس کی آبیاری کرتا ہے اور جب گندم کی فصل اس کے ہاتھ آئی تو حکومت اور اس کے اہلکار اس سے گندم ہتھیانے کے لئے پہنچ گئے اور physically پہنچ گئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے اس دفعہ زمیندار اور کسان کا جو حال کیا ہے تو on the floor of the House میں یہ ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ان زمینداروں اور کسانوں کی آہیں انشاء اللہ تعالیٰ موجودہ حکومت کو لے ڈوبیں گی کیونکہ کبھی تاریخ میں ایسا نہیں دیکھا گیا کہ کبھی کسی حکومت نے زمیندار اور کسان پر ایف آئی آرز درج کروا کے اس سے گندم چھینی ہو۔ کبھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ ایک زمیندار کے گھر میں اسسٹنٹ کمشنر جا کر raid کرے، ایک کسان کے گھر میں raid کرے اور وہاں سے جو اس نے اپنے بچوں کے کھانے کے لئے، اپنے آنے والے دنوں کے لئے جو اس نے اپنے مستقبل کے لئے کسی پلاننگ کے تحت 100 یا 50 من گندم رکھی ہو، اس پر بھی ایف آئی آر درج کروا کے اس سے وہ گندم ہتھیالی جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ وہی ملک پاکستان ہے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی کلمہ کی بنیاد پر بنا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے یہ ملک اس لئے بنایا تھا کہ حکمران عوام کی فلاح و بہبود کے کام کر سکیں۔ 2018 سے پہلے جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی تو اسی پاکستان میں گندم سنبھالنے کے لئے ہمارے پاس godown ختم ہو گئے تھے اور ہم جا کر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی منتیں کرتے تھے کہ فلاں کسان کی گندم لے لیں، فلاں زمیندار کی گندم لے لیں اور انہیں باردانہ جاری کر دیں۔ ان کے پاس گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ختم ہو گئی اور آپ بہتر علم رکھتے ہیں کہ فلور ملز والوں نے بے تحاشا گندم اس دور میں سٹاک کی اور پھر ایک وقت آیا کہ یہ ملک پاکستان گندم ایکسپورٹ کرنے لگا اور باقاعدہ حکومت نے ایک کوالٹی کی گندم ایکسپورٹ کی لیکن آج ان حکمرانوں کی وجہ سے اس ملک کی بدبختی ہے کہ یہ نحوست اس وقت ملک پاکستان میں ہے اور پنجاب میں ہے کہ انہوں نے پہلے 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم خریدنے کا تخمینہ لگایا یعنی محکمہ خوراک نے ٹارگٹ set کیا کہ 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم اس سال procure کریں گے پھر انہوں نے سپورٹ پرائس اس وقت دی جبکہ گندم کی sowing بھی ہو چکی تھی اور کاٹنے کے قریب تھی

تو انہوں نے ایک پالیسی پھر بنائی۔ جب ان کا target achieve ہونے کے قریب آیا تو پھر انہوں نے فلور ملز کے حصے پر ڈاکا ڈالا اور یہ اپنے ٹارگٹ 40 لاکھ کو 45 لاکھ میٹرک ٹن پر لے گئے۔ وزیر خزانہ نے جب اپنی کتاب میں لکھا کہ ہم نے اس دفعہ 4.5 ملین میٹرک ٹن ریکارڈ گندم خریدی ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کو on floor of the House چیلنج کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں اور یہ جھوٹ بولنا بند کر دیں۔ خدارا یہ کسی وقت تو جھوٹ بولنا بند کر دیں۔ اس دفعہ 4.1 ملین میٹرک ٹن گندم خریدی گئی ہے اور انہوں نے اس ہاؤس میں اپنے ریکارڈ میں جھوٹ بولا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک دشمن تو ہیں ہی یہ زمیندار اور کسان دشمن بھی ہیں۔ میرا تعلق ایک rural علاقے سے ہے، میں کسانوں اور زمینداروں کا نمائندہ ہوں۔ یہ کوئی ایک پالیسی بتا دیں کہ انہوں نے آلو کی ایکسپورٹ کے لئے، مکئی کی ایکسپورٹ کے لئے کوئی پالیسی بنائی ہو۔

جناب سپیکر! یہ آپ کے بھی علم میں آیا ہو گا کہ اور یہ ملک پاکستان کی بدبختی ہے کہ یہ اب یوکرائن سے گندم import کر رہے ہیں جس کو دنیا کا کوئی ملک نہیں لینا چاہتا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ عوام دشمن پالیسی ہے اور ملک دشمن پالیسی ہے۔ انہیں گندم کی سپورٹ پرائس کو sowing season سے پہلے announce کرنا چاہئے تھا تاکہ اس کو زیادہ سے زیادہ کسان اور زمیندار بیجیں اور اس کے لئے sowing کریں۔

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب میں statistics کا ستیاناس ہے، ان کے پاس کوئی ڈیٹا نہیں ہے کہ کس کسان نے، کس زمیندار نے، کس علاقے میں کیا کاشت کیا ہے؟ کس علاقے میں گنا کاشت ہو رہا ہے، کس علاقے میں مکئی کاشت ہو رہی ہے اور کس علاقے میں آلو کاشت ہو رہا ہے اور کس علاقے میں گندم کاشت ہو رہی ہے ان کے پاس کوئی ڈیٹا نہیں ہے۔ یہ سارا ملک اللہ کے سہارے چل رہا ہے۔ اس وقت حالات ان کے کنٹرول سے باہر ہیں۔ اس وقت زرعی ادویات پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ ان کے پاس کوئی چیک اینڈ بیلنس کا ادارہ نہیں ہے اور مارکیٹ میں جعلی ادویات عام مل رہی ہیں۔ جب یہ گندم خریدی گئی تو زمیندار اور کسان سے -/1400 روپے من کے حساب سے خریدی گئی۔ اگر میں اس وقت ساہیوال کا ذکر کروں تو -/1800 روپے سے

-/1900 روپے فی من گندم اوپن مارکیٹ میں موجود ہے۔ اگر میں راولپنڈی اسلام آباد کا ذکر کروں تو وہاں پر -/2000 روپے سے بھی زائد میں گندم مل رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان حکمرانوں سے، ان selected لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل انہوں نے فوج کو اور ایڈمنسٹریشن کو استعمال کر کے میرے زمینداروں اور اور کسانوں کے ساتھ جو ڈکیتی کی ہے، جو جیبیں کاٹی ہیں یہ انہوں نے بہت بڑا جرم کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ میرے زمینداروں اور کسانوں کے خلاف جو انہوں نے ایف آئی آر کروائی ہیں اور ان کو اس حالت میں لے گئے کہ کسی نے اپنے بچے کی شادی کے لئے، کسی نے اپنی بیٹی کی شادی کے لئے وہ گندم ذخیرہ کی ہوئی تھی تاکہ اس کو فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کر سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر! میں اللہ کے حضور دعا گو ہوں کہ خدا کرے کہ آئندہ ایسا وقت نہ آئے کہ میرے زمینداروں اور کسانوں کے ساتھ دوبارہ یہ ظلم کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور prediction کرتا ہوں، میں ایک دن ticker پڑھ رہا تھا کہ وزیر اعلیٰ فرمارہے تھے کہ ہم آٹے کی قیمت مہنگی نہیں ہونے دیں گے، روٹی اور نان مہنگا نہیں ہونے دیں گے۔ آپ جا کر چیک کریں قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس وقت مہنگائی آسمانوں کو چھو رہی ہے اور یہ صرف ڈرائینگ روم کی سیاست کر کے اور صرف ٹیلیویژن کی حد تک بیان دے کر یہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ بر آ ہونا چاہتے ہیں۔ ایک اور پالیسی جس کا ذکر میرے بھائی نے بھی کیا کہ محکمہ خوراک ایک اور پالیسی لارہا ہے کہ چھ اضلاع میں گندم -/1600 روپے کے حساب سے دی جائے گی۔ ان چھ اضلاع میں ملتان، لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور فیصل آباد شامل ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے باقی اضلاع میں سے صرف ان چھ اضلاع کو ہی زیادہ فوقیت کیوں دی گئی اور ہمارے ساتھ discrimination کیوں کی گئی؟ کیا ہم اس پنجاب اور پاکستان کے شہری نہیں ہیں، کیا ہمارا حق نہیں ہے؟ ان کی یہ پالیسی اور ان کے اس طرح کے بیانات کو میں on the floor of the House مسترد کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس عوام دشمن پالیسی کو فوراً مسترد کیا جائے اور یہ جو مطالبہ زر 17-ارب 92 کروڑ30 لاکھ26 ہزار روپے کا ہے اس کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے کیونکہ یہ عوام دشمن پالیسی ہے، یہ عوام کا پیسا ہے اور یہ tax payers کا پیسا ہے۔ یہ tax payer کا پیسا ان کو صرف اُسی صورت میں دیا جائے اگر یہ میرے کسانوں اور زمینداروں کے ساتھ بھلائی کریں۔ ہمارے کسانوں اور زمینداروں کی بہتری کے لئے ہمیں پانی مہیا کریں۔ اس وقت آپ فیلڈ میں جاکر دیکھیں موگوں میں پانی نہیں ہے، کھالوں میں پانی خشک ہوگیا ہے اور یہ پتا نہیں کہاں بیٹھ کر پالیسیاں بنارہے ہیں۔ میرا کسان اور زمیندار دربدر ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایک دفعہ پھر یہ گزارش کروں گا کہ اس مطالبہ زر کو کم کرکے ایک روپے کر دیا جائے تاکہ میرے عوام کے ٹیکس کے پیسے کو بچایا جاسکے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب میں منسٹر فوڈ سے کہوں گا کہ وہ wind up speech کریں اور جو جو سوالات اٹھے ہیں اس حوالے سے بھی جواب دیں۔

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے اپنے فاضل بھائیوں کی باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ سب سے پہلی خوشی مجھے اس بات کی ہے کہ زیادہ تر ممبران نے یہ کہا کہ ہم آپ سے سیکھ لیتے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ انہیں اس بات کا احساس ہوا کہ آپ جیسا زیرک آدمی موجود تھا کاش یہ بھی آپ سے دس سال سیکھ لیتے۔

جناب سپیکر! اب ان کو آپ کی پالیسیاں اتنی یاد آرہی ہیں۔ میں تو آپ کے ساتھ وزیر تھا، مجھے یاد ہے اِن کی وہ تقاریر جو یہ پانچ سال کرتے رہے اور آپ کی پالیسیوں کے بارے میں تنقید کرتے رہے۔

جناب سپیکر! کاش یہ آج آپ کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کے اوپر شرمندگی کا اظہار بھی کر دیتے اور آپ سے معافی بھی مانگ لیتے۔ جو انہوں نے آپ کے بارے میں اور آپ کی پالیسیوں کے بارے میں پانچ سال تک کہا یہ اس پر ایک دفعہ تھوڑا منہ نیچے کرکے یا منہ اُدھر کرکے ہی شرمندہ ہو جاتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ان کو پندرہ سال بعد یاد آیا کہ جناب پرویز الٰہی کی پالیسیاں کتنی اچھی تھیں تو دس سال جناب پرویز الٰہی ادھر ہی تھے یہ بھی کچھ سیکھ لیتے۔

جناب سپیکر! افسوس مجھے اس بات پر ہے کہ وہ سارے کام جو ہمیں کہے جا رہے ہیں، وہ ہمیں دو سالوں میں واقعی کرنے چاہئیں تھے۔ جتنے ڈیم آپ بنا گئے ہیں واقعی ہم نے ان ڈیموں میں پانی نہیں بھرا۔

جناب سپیکر! میں اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں۔ جتنی پالیسیاں آپ دے گئے تھے واقعی میں نے ان کو reverse کر دیا۔ یہ خدا کا خوف کریں کہ جنہوں نے پنجاب میں تیس، تیس سال حکومت کی وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے ڈیم کیوں نہیں بنائے؟ ہم نے ہی ان ڈیڑھ سالوں میں سارے ڈیم بنانے تھے ان کو تو تیس سال میں فرصت ہی نہیں ملی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پورے پاکستان کی ہسٹری میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ یہ پاکستان کی 73 سالہ history میں تیسری دفعہ ہے اور پچھلے دس سالوں میں، کسانوں کو -/1400 روپے فی من گندم کی پرائس دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے دوست کہتے ہیں کہ ہم نے 45 لاکھ میٹرک ٹن کی figure دی تھی، ہمارا initial target چالیس لاکھ میٹرک ٹن ہی تھا لیکن جب ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ ہو سکتا ہے ہمیں فوڈ سکیورٹی کی ضرورت پڑے تو ہم نے خود اس کا ٹارگٹ 45 لاکھ میٹرک ٹن کیا تھا لیکن ہمارے پاس اس وقت بھی 4.32 ملین میٹرک ٹن موجود ہے۔

جناب سپیکر! مجھے اس کی بڑی خوشی ہے کہ ہم نے ہمیشہ آپ سے راہنمائی لی ہے اور آپ نے ہمیشہ اس پر ہماری راہنمائی کی ہے۔ یہ جو ہمارا ریٹ تھا اگر -/1400 روپے فی من کے بعد کسان کو -/1500 روپے فی من پرائس مل رہی ہے یا -/1600 روپے مل رہی ہے تو یہ کسان کے لئے incentive ہے۔ یہ -/1400 روپے کم سے کم پرائس تھی جس پر حکومت نے کسان سے لینے کا وعدہ کیا تھا اور اگر کسان کو -/1400 سے -/1500 روپے ملنے لگ گئے یا -/1600 روپے ملنے لگ گئے تو کسان کا استحصال کیسے ہو گیا؟ اگر آج -/1700 روپے ملنے لگ گئے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ کسان تو خوشحال ہوا ہے۔ کسان کو اس کے پیسے زیادہ ملے ہیں اگر -/1400 روپے کی بجائے اس کو -/1500 روپے مل رہے ہیں اور -/1600 روپے مل رہے ہیں، ہم نے جب

گندم کی پرائس نکالی تھی تو ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ گندم کی ایک کم از کم پرائس پر فوڈ سکیورٹی کے لئے گندم خریدتے ہیں۔ ہمارے لئے فوڈ سکیورٹی بھی ضروری ہے اور ہم اس پالیسی پر نظر ثانی بھی کر رہے ہیں اور چیک بھی کر رہے ہیں۔ اس وقت ہم 550- ارب روپے کے deficit میں جا چکے ہیں اور یہ آپ کی پالیسیوں کی وجہ سے ہے جو آج ہمیں تقریریں کر کر کے سنا رہے ہیں۔ یہ ان کی پالیسیوں کی وجہ سے ہے کہ ہم 550- ارب روپے کے deficit میں ہیں۔ یہ deficit کہاں سے پورا ہو گا؟ اگر آج آٹے کی پرائس بڑھ رہی ہے تو وہ اس لئے کہ مارکیٹ میں گندم کی پرائس زیادہ ہے۔ ہمارے کسان کو اس دفعہ -/1400 روپے کم از کم پرائس ملی ہے جو کہ out through پنجاب میں ملی ہے اور اس سے زیادہ ملی ہے لیکن اس سے کم نہیں ملی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کسان کو یہ گندم -/1400 روپے کی بجائے آج -/1300 روپے فی من پر گندم بیچنی مشکل ہوتی یا اس سے پچھلے سال جس طرح میرے بھائیوں نے کہا کہ ہمارے پیچھے وہ باردانہ لینے کے لئے آتے تھے۔ آج کوئی کسان کسی کے پیچھے باردانہ لینے کے لئے نہیں پھر رہا اور اگر گندم -/1400 روپے فی من کی بجائے اس کو -/1200 روپے یا -/1300 روپے پر بیچنی پڑتی یا -/1350 پر بیچنی پڑتی تو ہاں یہ بات ٹھیک ہوتی کہ وہ اگلے سال گندم کاشت نہیں کریں گا لیکن اس دفعہ تو وہ گندم ضرور کاشت کرے گا۔ اگر قیمت -/1400 روپے کی بجائے -/1450 ملی ہے یا -/1500 روپے ملی ہے تو کیوں گندم کاشت نہیں کرے گا؟ وہ تو گندم ضرور کاشت کرے گا، اس کو بہت بڑا incentive ملا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ آپ اگلے سال دیکھیں گے کہ اس سے زیادہ گندم پنجاب میں ہو گی۔ ہمیں کہا گیا کہ سیڈ پر ریسرچ کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہی کہوں گا کہ آپ یہ سارے مشورے ہمیں دینے کی بجائے کاش اپنے میاں محمد شہباز شریف کو بھی دے دیتے۔ آپ جو میٹنگ صبح 4:30 بجے کرتے تھے تو 8:00 بجے کیا کرتے تھے، پھر 9:00 بجے کیا کرتے تھے اور پھر 10:00 بجے کیا کرتے تھے؟ یہ صبح 4:30 بجے کے بعد صبح 5:30 بجے میٹنگ ختم ہو جاتی تھی اس کے بعد کیا کرتے تھے، یہ صبح 4:30 بجے کون سی میٹنگ کا ٹائم ہے اور آج کون سی دنیا میں ایسا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں نے تو آج تک کسی ایڈمنسٹریٹر کو نہیں دیکھا، کسی وزیراعظم کو نہیں دیکھا اور کسی صدر کو نہیں دیکھا جو صبح 4:30 بجے میٹنگ کرتا ہو۔ یہ 4:30 بجے acting کی کیا ضرورت ہے؟ میٹنگ تو آپ 9:00 بجے بھی شروع کر سکتے ہیں اگر آپ نے کام کرنا ہو اور وہ تمام منصوبے جو آپ نے لگائے ہیں اور ہم نے reverse کر دیئے ہیں مجھے ان منصوبوں کا نام تو بتائیں؟

جناب سپیکر! میں تو پوچھ رہا ہوں کہ وہ ڈیم تو بتائیں جو آپ نے بنائے ہیں اور اگر میں نے اس میں پانی نہیں بھرا؟ میں پانی بھرنے کا مجاز ہوں اور میں اس کی معافی بھی مانگ لوں گا۔

جناب سپیکر! وہ جا کر ڈیم تو دکھا دیں، جس جگہ پر دکھائیں ہو سکتا ہے کہ میں نہ پہنچ سکا ہوں، آپ دکھائیں تو سہی، جا کر دکھائیں کہ یہ ڈیم ہم نے بنائے تھے اور آپ پانی نہیں بھر رہے۔ ہم نے یہ نہریں بنائی تھیں اور آپ اس میں پانی نہیں چھوڑ رہے، ہم نے یہ ریسرچ سنٹر بنایا تھا اور آپ نے اس کو بند کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے تو وہ وزیر آباد کا ہسپتال یاد آ گیا جس کو آپ نے صرف دس سال اس لئے بند رکھا کہ اس کو جناب پرویز الٰہی کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی اور آج آپ ہمیں آ کر بتا رہے ہیں کہ جناب پرویز الٰہی سے کچھ سیکھ لو۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اپنے میاں میر ہسپتال پر لے چلوں کہ جس کو آپ نے دس سال بند رکھا، صرف اس لئے کہ اس کا افتتاح جناب پرویز الٰہی نے کیا تھا اور اس کا کیا قصور تھا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج آپ کو جناب پرویز الٰہی کی ساری پالیسیاں یاد آ رہی ہیں۔

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے! اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

جناب سپیکر! آج ہماری گندم ایک کروڑ 93 لاکھ میٹرک ٹن کے قریب ہوئی ہے اس میں سے تقریباً جو زمینداروں کے پاس ہے وہ تقریباً ایک کروڑ ہے اور ہم نے 41 لاکھ میٹرک ٹن خریدی ہے۔ جب فلور ملز اور سیڈ ملز یہ ساری گندم خرید لیں گی تو اس کے بعد بھی ہمارے پاس گندم

کا سٹاک موجود ہے لیکن ہمارا پہلا ٹارگٹ تھا کہ ہم کسان کو اس کی پرائس دلوائیں اور الحمدللہ ہم اپنے ٹارگٹ میں کامیاب ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب ہمارا دوسرا ٹارگٹ ہے کہ ہم نے آٹے کی قیمت کو کم کرنا ہے۔ اگر گندم کی قیمت بڑھائیں گے تو آٹے کی قیمت بھی بڑھتی ہے۔ اس وقت خیبر پختونخوا اور ہمارے نارتھ پنجاب میں گندم کی فصل کم ہوئی ہے اور بارشیں بھی زیادہ ہوئی ہیں جس کی وجہ سے گندم کی فصل کم ہے لیکن ماشاءاللہ ہمارے ساؤتھ میں گندم کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے اور bumper ہوئی ہے نارتھ پنجاب اور خیبر پختونخوا میں گندم کی فصل کم ہوئی ہے اس کی وجہ سے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آٹے کی قیمت کو کم رکھنے کے لئے گندم import کریں اور import international market price پر ہوتی ہے اگر import کے بعد یہاں پر آپ کو کسی وقت بھی لگے کہ آپ کی گندم کی قلت پوری ہو گئی ہے تو یہ کسی وقت بھی واپس re-export ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! اس کی import کے لئے فیڈرل گورنمنٹ 25 لاکھ میٹرک ٹن کی اجازت دی چکی ہے اگر اس کی ضرورت ہوگی تو پرائیویٹ سیکٹر اس کو پہلے import کرے گا اور اگر ضرورت ہوئی تو فیڈرل گورنمنٹ بھی اس کے اندر اپنا کردار ادا کرے گی۔

جناب سپیکر! کپاس کا کہا گیا کہ کپاس کم ہو رہی ہے یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ کپاس بہت کم ہو رہی ہے اور کیوں کم ہو رہی کیونکہ آپ نے شوگر ملوں کو اجازت دی۔ آپ نے شوگر ملوں کو اجازت کیوں دی، آپ شوگر ملوں کے permit نکالیں کہ کس کس کو اجازت دی، کس کس دور میں دی جو ہم نے دی یا ہمارے دور میں دی گئی ہے وہ ہمارے منہ پر مار دیں اور جو آپ نے دی، آپ نے اپنے کس کس وزیر کو، کس کس سیاسی آدمی کو اس وقت اپنے ساتھ ملانے کے لئے دی یا کیوں دی، یہ اب آپ کو پتا ہو گا۔ جب آپ نے دی تو وہ تمام ایریا جو کہ کپاس اُگاتا تھا وہ سارے کا سارا شوگر کین پر آ گیا۔

جناب سپیکر! چودھری صاحب نے جو فرمایا ہے میں بالکل اس بات سے agree کرتا ہوں، یہ جو ہمارا نقصان ہو رہا ہے یہ اس لئے کیا گیا کہ ہم نے ایک ایسی جگہ پر، یہ سارا ساؤتھ میں ہو گیا اور میں یہ نہیں بتانا چاہتا کہ آپ نے یہاں سنٹرل پنجاب سے تین ملیں وہاں پر کیوں شفٹ کرنے کی کوشش کی؟ جس کو سپریم کورٹ نے واپس بھجوایا۔

جناب سپیکر! اگر آپ کو پتا تھا کہ یہاں پر کپاس ہوتی ہے تو آپ نے شوگر ملوں کو اجازت کیوں دی تھی اور کیوں وہاں پر ملیں لگوائی گئیں؟ یہ ساری پالیسیاں جو پچھلے تیس سال میں بنیں اور ہم آج اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ براہ مہربانی ہمارے دو سال پر تنقید نہ کریں بلکہ اپنا بھی تیس سال کا جائزہ لیں کہ آپ نے کیا کیا تھا؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جتنی bales کا بتایا گیا، بالکل ٹھیک ہے اتنی bales وہ 20 لاکھ سے زیادہ ہوئی تھیں اور آج 8 لاکھ بلکہ 6 لاکھ ہو گئی ہیں۔ چودھری صاحب نے جس طرح فرمایا کہ 6 لاکھ ایکڑ سے ساڑھے چار لاکھ ایکڑ پر آ گئے ہیں بالکل یہ بات ٹھیک ہے اور اس کی وہی وجوہات ہیں جس پر ہمیں کہا گیا ہے، چینی کا جو کمیشن ہے اس میں جو جو involve ہے ہم نے ان سب کے نام ظاہر کر دیئے ہیں اس پر قانونی کارروائی ہو رہی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس میں جو بھی involve ہو اخواہ وہ ہماری پارٹی سے ہو یا کسی اور پارٹی سے ہو ہم ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ اگر کسی میں کوئی کمی ہو گی تو انشاءاللہ ہم اس کو پوری کریں گے۔ ہم آٹا پر بھی سبسڈی دے رہے ہیں اور اس وقت ہمارے اوپر 530۔ ارب روپے کا deficit ہے جو ہم نے بنکوں سے پیسے لئے ہوئے ہیں اور ہم بنکوں کو تقریباً 40۔ ارب روپے سالانہ سود ادا کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمارے اوپر ہر سال deficit بڑھتا جا رہا ہے تو ہماری پالیسی یہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم جو اپنی گندم فلور ملز کو ریلیز کریں اس میں ہم اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ہم نے اس کی پرائس اتنی کم نہیں کر دینی کہ یہ جو deficit ہے یا جس طرح بجلی کا ایک deficit چل رہا ہے تو یہ اس طرح ایک deficit بن جائے۔

جناب سپیکر! ہم 5½۔ ارب روپے تک جا چکے ہیں، ہماری cost اس وقت -/1400 روپے فی من buying ہے اور اس پر -/100 سے -/150 روپے فی من cost بھی ہے۔ اگر ہماری -/150 روپے cost ہے تو یہ ہمیں گھر -/1550 روپے میں پڑ رہی ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم چاہیں تو گندم کو -/1000 روپے کی release کر دیں اور آٹا کو -/500 روپے پر لے آئیں۔ یہ -/500 روپے اس کا حل نہیں ہے کیونکہ اس ہوٹل سے لے کر ہر five star ہوٹل میں بھی وہی subsidized آٹا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ پالیسی غلط ہے ہمیں اس کو ٹھیک کرنا ہے اور ہم اس کو ٹھیک کر رہے ہیں اگر آپ نے سبسڈی دینی ہے تو targeted سبسڈی ہونی چاہئے۔ آٹا اُس کے پاس سستا جانا چاہئے جس کو سستے آٹے کی ضرورت ہے۔ اب سب کے گھروں میں جو آٹا ہے وہ سستا آٹا جا رہا ہے جو کہ غلط ہے۔ ہم اپنی حکومت کے اوپر deficit بڑھائی جا رہے ہیں اس کے اندر ہر سال اضافہ کئے جا رہے ہیں۔ آٹے کا subsidized rate سب لوگوں کے لئے امیروں، غریبوں کے لئے دے رہے ہیں جو میرے خیال میں غریبوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اس پورے ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اگلے سال سے پہلے پہلے اس کی پالیسی تبدیل کریں گے تاکہ subsidized rate پر غریبوں کے لئے یہ آٹا سستا ترین ہو اور اُس کے بعد جو امیر لوگ اس کو afford کر سکتے ہیں وہ مارکیٹ ریٹ پر آٹا خریدیں۔ جہاں جہاں سبسڈی آئے گی وہاں وہاں پر کرپشن ہوگی اور یہ گورنمنٹ جب بھی، جس جگہ پر بھی سبسڈی دیتی ہے وہیں کرپشن کا پینڈورا بکس کُھلتا ہے۔ آپ کو سارا پتا ہے جب Rice Corporation of Pakistan ہوا کرتی تھی سارا دن rice کے اوپر بھی یہی کام چلتا ہوتا تھا جس دن سے وہ اس کام سے آزاد ہوئے ہیں، rice کے اوپر کوئی problem نہیں ہے۔ جہاں جہاں بھی گورنمنٹ کی intervention زیادہ ہوتی ہے گورنمنٹ اپنے آپ کو impose کرتی ہے اُدھر یہ مسئلہ ہوتا ہے۔ گندم کے اوپر ہمارا ایشو صرف ایک ہے ہم نے زمیندار کو ایک minimum price assure کروانی ہے اور انشاءاللہ ہم کروائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو غریب آدمی ہے اُس کو آٹا سستی قیمت پر دلانا ہے انشاءاللہ ہم دلوائیں گے۔ اگلے ایک ہفتے کے اندر اندر flour mills کو گندم release کر رہے ہیں۔ ہم آٹے کی قیمت کو انشاءاللہ کافی حد تک نیچے لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ cut motion کو مسترد کیا جائے اور مطالبہ زر کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سینئر وزیر/وزیر خوراک جناب عبدالعلیم خان! یہ ایک چیز ہے کہ آپ نے گندم -/1400 روپے میں خریدی ہے اور جو گندم آپ issue کر رہے ہیں وہ -/1600 روپے ہے؟

سینئر وزیر/وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا اس کے لئے کل Cabinet meeting ہے اُس میں فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جیسے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں فیصلہ ہوا تھا کہ کٹوتی کی تحریک پر رائے شماری نہیں ہوگی۔

اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 70۔ارب 15 کروڑ 62 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "**مد غلے اور چینی کی سرکاری تجارت**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت! آپ کے متعلقہ جو ایگریکلچر کے حوالے سے پوائنٹس تھے آپ اس حوالے سے بات کر لیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے آج کی discussion سنی اور ایگریکلچر اور فوڈ کے ساتھ ملایا گیا تو یہاں ایک ہی بات نظر آئی گندم گندم اور گندم۔

جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ پنجاب میں اگر bumper crop ہوئی ہے تو اس کی اپوزیشن کو کیا تکلیف ہوئی ہے اگر آج ہم اللہ کے فضل و کرم سے گندم میں کامیابی لے رہے ہیں اور گندم کی فصل کی اوسط بڑھا رہے ہیں تو آج اس چیز پر اتنا واویلا کیوں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! آپ پی ٹی آئی گورنمنٹ سے پہلے ان کی گورنمنٹ کو دیکھیں گندم کی قیمت کیا تھی اور اُس کا لینے کا طریق کار کیا تھا اور چاول کی قیمت کیا تھی اور کسان کا کیا حال تھا؟

جناب سپیکر! آج یہ middleman کی بات کرتے ہیں کہ middleman نے بہت کما لیا، میں آپ کے سامنے on the floor of the House پر کہتا ہوں مجھے ایک بندہ middleman ایسا دکھا دیں جس نے اس ہماری گندم کی فصل میں کمائی کی ہو؟

جناب سپیکر! آپ کے ہر کسان کو اللہ کے فضل و کرم سے 1400/- روپے کا ریٹ ملا اُس میں مزدوری ڈال کر اگر پندرہ، بیس روپے کم ہوئے ہوں تو وہ بات الگ ہے لیکن ہر زمیندار نے کمائی کی، ہر زمیندار کو اُس کا صلہ ملا۔

جناب سپیکر! یہ بات کرتے ہیں گندم 1500/- کی ہو گئی، گندم 1700/- کی ہو گئی، گندم 1500/-، 1600/- سے 1700/- کی قیمت میں اگر مارکیٹ میں کھڑی ہے تو وہ کس کے لئے کھڑی ہے؟ گورنمنٹ کے پاس تو اللہ کے فضل و کرم سے گندم سرپلس ہے، ہم پورے سال میں پنجاب کو feed کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اپوزیشن والے کہتے ہیں باہر سے گندم import ہو رہی ہے ہمارا زرعی ملک ہے، بابا اگر باہر سے import ہو رہی ہے تو پنجاب کے لئے تو نہیں import ہو رہی اگر خیبر پختونخوا نے اپنی procurement نہیں کی، سندھ نے اپنی procurement نہیں کی اگر وہ باہر سے گندم import کر رہے ہیں تو یہ اُن کا مسئلہ ہے ہمارا مسئلہ نہیں ہے لیکن اس کو یہاں ایشو بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑی نالائقی ہے۔ پنجاب کی اس سال اللہ کے فضل و کرم سے دو سے اڑھائی من فی ایکڑ کی اوسط بڑھی ہے جبکہ آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ ہمارے لئے سب سے بڑی رکاوٹ climate change ہے، بے وقت کی بارشیں، ژالہ باری، آندھیاں اُس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحمت کی، بارشوں میں ایک بیماری rust لگتی ہے اُس کا محکمہ زراعت نے اللہ کی مہربانی سے بروقت تدارک کیا، ہم نے اپنے کسانوں کو سپرے کروایا، اُس سے ہماری فصل کی چار سے پانچ من فی ایکڑ اوسط بڑھی۔

جناب سپیکر! یہ بات کرتے ہیں ٹڈی دل کی یہ خدائی آفت ہے یہ ہماری بنائی ہوئی چیز نہیں ہے، یہ دنیا کے 52 ملکوں کو نقصان دیتی ہے اگر یہ آفت ہمارے ملک میں آئی ہے تو آج ڈیڑھ سال ہو گیا، آپ کے پنجاب میں اللہ کے فضل و کرم سے ایک فیصد سے بھی کم کسانوں کا نقصان ہوا ہے۔ یہ پنجاب گورنمنٹ کی بہت بڑی کامیابی ہے کہ اس نے بروقت تدارک کیا۔

جناب سپیکر! میں وزیراعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کروں گا کہ اُنہوں نے بروقت پیسے دیئے ہم نے مشینری خریدی ہم نے اپنے manpower کو مضبوط کیا، ہم نے آرمی کی مدد لی، آج کی حد تک اللہ کے فضل و کرم سے ہم ٹڈی دل سے محفوظ ہیں لیکن چونکہ اس نے اب بلوچستان سے، انڈیا کی طرف سے ہماری طرف حملہ کرنا ہے یہ کس وقت ہوتا ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن ہم نے اپنا بندوبست پورا کر رکھا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے اتنی تقریریں سُنی ہیں افسوس اس بات کا ہے کہ کسی معزز ممبر نے بھی ایگریکلچر کی بنیادی تکالیف کو address نہیں کیا کٹ موشن انہوں نے ضرور لگا دیا کہ ایک روپیہ کر دیں، یہ کہتے ہیں ہماری یونیورسٹیز کوئی کام نہیں کر رہیں۔

جناب سپیکر! آپ گواہ ہیں۔ تین سال پہلے میں 2019 سے پہلے کی بات کر رہا ہوں کہ تین سال میں پچھلی گورنمنٹ نے ایک seed بھی پاس نہیں کیا کیونکہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس پنجاب سیڈ کارپوریشن بھی ہے اور جو نئے سیڈ دریافت ہوتے ہیں، سائنسدان لاتے ہیں وہ سیڈ کونسل پاس کرتی ہے۔ ہم نے 2019 میں پہلی میٹنگ کر کے دس نئے سیڈ پاس کئے جن میں گندم، کپاس، کماد، بیر، کھجور ہیں۔ آپ اگر ایوب ریسرچ جو ہماری ایک شناخت ہے ایگریکلچر کا سب سے پرانا انسٹیٹیوٹ ہے اُس کو آج سے ڈیڑھ سال پہلے دیکھتے تو وہ آپ کو کھنڈرات لگتا، جب سے ایوب ریسرچ بنا اس پر کسی نے کوئی کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر! آج آپ جا کر دیکھیں آپ کو خود وہ بلڈنگ بتائے گی کہ وہاں پر ریسرچ ہو رہی ہے ہم نے اس بلڈنگ کی rehabilitation کر کے اس کو خوبصورت ماحول دیا۔ آج اس وقت ہمارے سائنسدان گندم کا بھی نیا بیج لے کر آ رہے ہیں تو انشاءاللہ اس سال ہم وہ بیج متعارف کروائیں گے کیونکہ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے گرمیوں میں زیادہ گرمی اور سردیوں میں زیادہ سردی پڑ رہی ہے تو ہمیں اس tolerance پر بیج کو تیار کرنا پڑتا ہے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے ہم

نے وہ بیج تیار کر لئے ہیں اور اگلے سال انشاءاللہ وہ متعارف کروائے جائیں گے۔ ہم کھانے کے لئے 4½۔ارب ڈالر کا آئل امپورٹ کرتے ہیں تو یہ پہلی حکومت ہے کہ جس نے oil seed crop پر توجہ دی ہے اور کینولا، سن فلاور اور تل یہ تین فصلیں اس وقت اللہ کی مہربانی سے کسان بڑی خوشی سے لگا رہے ہیں اور اس کی بہترین پیداوار کر کے اس کی اچھی قیمت وصول کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بات یہاں پر دعویٰ سے کہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم ان 5 سالوں میں oil seed crops میں 25 سے 40 فیصد تک پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ olive valley ہمارا ایک بہترین علاقہ ہے جو کہ وزٹ کرنے کے لائق ہے۔ پوٹھوہار کے علاقے کو اللہ کی مہربانی سے ہم نے اتنا بڑا ایک resource دیا ہے جس سے انشاءاللہ تعالیٰ آپ کا کسان بہترین منافع کمائے گا۔ ہم نے اس سال ایک ہزار ٹن آئل فری میں اپنے solvent سے نکال کر دیا۔ ہمارے منصوبے کسان دوست ہیں۔ ہمارا سبسڈی دینے کا E-Voucher کا طریقہ اس وقت پاکستان کا بہترین طریقہ ہے۔ ہم نے اپنے کسانوں کو سہولت دی ہے کہ وہ اپنے گاؤں میں سے جا کر چھوٹی سی دکان منی چینجر سے اپنی سبسڈی کے پیسے لے سکتا ہے۔ اگر آپ پیچھے کی طرف نظر دوڑائیں تو آپ کی Market Committees ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج تھا جس طرح سے Market Committees کو نظر انداز کیا گیا، جس طرح Market Committees کے ساتھ زیادتی کی گئی تو یہ آپ کی پی ٹی آئی کی ہی گورنمنٹ ہے جس نے وہ پورا 1978 کا ایکٹ تبدیل کر کے نیا ایکٹ PEMRA لے کر آئی ہے تو یہ اتھارٹی معرض وجود میں آچکی ہے اور ہماری اسمبلی نے اس کو پاس کیا ہے۔ وہ مارکیٹیں جو کہ شہروں کی congestion میں پھنسی ہوئی ہیں ہمارے کسانوں کو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا کیونکہ وہاں تک ہماری اجناس نہیں پہنچ رہیں۔ نئے ایکٹ کے تحت ہم انشاءاللہ تعالیٰ Model Market Committees بنائیں گے اور اس میں ہم بہتری لائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے اگر ایگریکلچر کے حوالے سے تمام چیزیں رکھوں تو بہت وقت درکار ہو گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بس ٹھیک ہے آپ کا جواب آ گیا ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں آخر میں یہی کہوں گا کہ انشاءاللہ تعالیٰ ایگریکلچر کا شعبہ اللہ کی مہربانی سے بہترین جا رہا ہے اور میرے کسان کو اپنی اجناس کی بہترین قیمت مل رہی ہے اور جو کٹ انہوں نے لگایا ہے۔ میں اس کو oppose کرتا ہوں لہٰذا اس مطالبہ زر کو منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 17۔ ارب 92 کروڑ 30 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2021 کو ختم ہونے والے مالی سال 21-2020 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 25۔جون 2020 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔